

معرفتِ الہی

(اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف)

بفہم نظر

تاجدارِ اہلسنت شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ

تالیف

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ روہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

﴿ یہ نگاہ کرم محمد و دوراں غوثِ زمان، مفتی سوادِ عظیم، تاجدارِ اہلسنت، امام المسلمین حضور شیخ الاسلام رئیس المصنفین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ ﴾

نام کتاب معرفت الہی (اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف)
تصنیف ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
تصحیح و نظر ثانی خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی
ناشر شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (مکتبہ انوار المصطفیٰ - مظہر روحِ حیدرآباد)
اشاعت اول جنوری ۲۰۰۸ تعداد : ۵۰۰۰
قیمت Rs. 30

ماہِ ربیع الاول کا خصوصی نصاب ملک التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

شانِ مصطفیٰ ﷺ : حضور ہادی عالم مہر کی کائنات خاتم النبیین 'رمۃ للعالمین' سرورِ انبیاء محبوب کبراہم معنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس باعثِ تخلیق کائنات اور سرچشمہ حشرات و برکات ہے آپ کے مزاج جلیلہ و فضائل جلیلہ کی شان ہے مثالی عظمت و رفعت، جاہ و جلال، فضل و کمال، حسن و جمال کا اور اک انسان کی سرحد عقل سے باہر ہے۔ حضور ﷺ کی نبوت عالمگیر اور رسالت جہانگیر ہے تمام بنی نوع انسان کے لئے مقرر و نذرِ دواعی الی اللہ، رسولِ گل اور ہادی جہان ہیں۔ ہمارے دُنیا میں آنے کو خلقِ یلادہات کہا جاتا ہے مگر حضور ﷺ کی تعریف آوری کو رب تعالیٰ نے جہاں پہنچا، پہنچا۔ اَنْزَلَ کے الفاظ سے بیان فرمایا۔ کہیں فرمایا ﴿قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ﴾ کہیں فرمایا ﴿إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا﴾ کہیں فرمایا ﴿أَنْزَلْنَاكَ شَاهِدًا﴾۔ ہم دُنیا میں آنے سے پہلے کچھ نہ تھے جو کچھ بتے یہاں آکر بنے مگر حضور ﷺ سارے فضائل و کمالات اور اوصافِ حمیدہ کا یکسر بن کر مخلوق کی ہدایت کے لئے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے ہم میں تعریف لائے۔ خلقت نور محمدی (میادِ مصطفیٰ ﷺ) کی طور آفتاب رسالت ﷺ، بعثت نبوی ﷺ، شان رسالت ﷺ اور عہدیتِ مصطفیٰ ﷺ جیسے ایمان افروز موضوعات سے اس روحانی و نورانی نگارہ کو سمجھایا گیا ہے۔ ماہِ ربیع الاول کی مبارک محافل و اجتماعات اور مساجد میں اس کتاب کا پڑھنا عہدِ ایمان میں تازگی اور عقائد میں یقینی کا باعث ہوگا۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مظہر روح - حیدرآباد (9848576230)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ' الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ '
 مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ' إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ '
 اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ' صِرَاطَ الَّذِينَ
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
 الضَّالِّينَ ﴾ (الفاتحہ)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا مالک ہے روزِ جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھے راستہ پر اُن کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الرَّحِيمُ

صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى شَفِيعِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 مَنْ عَلَيْنَا زَيْنًا إِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا أَيَّدَهُ بِأَيْدِهِ أَثَرْنَا بِأَحْمَدًا
 اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو بھیجا کہ آپ کی مدد فرمائی حضور انور ﷺ سے ہماری مدد فرمائی
 أَرْسَلَهُ مُبَشِّرًا أَرْسَلَهُ مُمَجِّدًا صَلُّوا عَلَيْهِ ذَاتِنَا صَلُّوا عَلَيْهِ سَرْمَدًا
 اللہ نے آپ کو خوشخبری دی ہے والا اور باکر امت بنا کر بھیجا اسے مسلمانوں تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو
 صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

آئیے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ نام ہو اولیاء کے ساتھ حشر ہوا نبیاء کے ساتھ
 فضل وہ ہو کہ فضل میں کر دے ہمیں خدا کے ساتھ پڑھئے درود جہوم کر سید خوش نوا کے ساتھ
 صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 اے میرے مولیٰ کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے
 اب کسے سید نکارے تم ہمارے ہم تمہارے
 یا نبی سلام ملیک یا رسول سلام ملیک

(حضور صحت اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی دہلوی قدس سرہ)

ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے

خداے برتر و بالا ہمیں پتہ کیا ہے ترے حبیب مکرم کا مرتبہ کیا ہے
 جہن حضرت جبریل پر کف پا ہے ہے ابتداء کا یہ عالم تو ایتھا کیا ہے
 خدا کی شان جلال و جمال کے مظہر ہر ایک سمت ہے تو ہی تیرے سوا کیا ہے
 کوئی ہال سے پوچھے غیب سے کچھ سزائے اُلفت سرکار کا مزا کیا ہے
 بشر کے جیس میں اکال بشر کی شان رہی یہ معجزہ جو نہیں ہے تو معجزہ کیا ہے
 غم فراقِ نبی میں جو آنکھ سے نکلے خدا ہی جانے ان اشکوں کا مرتبہ کیا ہے
 فقط تمہاری شفاعت کا آسرا ہے حضور 'ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے'
 کھڑا اخترِ عاصی درِ مقدس پر حضور آپ کی رحمت کا فیصلہ کیا ہے

(تاجدارِ اہلسنت حضور ﷺ الاسلام رکس لکھنؤ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی)

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۶۷	مجلس کا کفارہ	۷	اللہ جل مجدہ
۶۷	عرش تک پر پہنچنے والے کلمات	۱۰	حمد الہی
۶۸	سونا خیرات کرنے کا ثواب	۱۴	حضور اکرم ﷺ کے متعدد اسما
۶۹	آسان و یقینہ		’موت سے شقی ہیں
۷۰	افضل کلمات - زیادہ نیکیاں	۱۵	حضور ﷺ کی تعریف و ستائش
۷۱	وزن میں بھاری	۱۹	حمد الہی اور آیات قرآنی
۷۲	فرشتہ کا علان تسبیح پر صو	۲۴	مدد باری تعالیٰ اور نزول قرآن
۷۳	تسبیح اور شمار سے زیادہ ثواب	۵۲	حاملین عرش (فرشتوں) کی تسبیح و تمجید
۷۴	پہاڑ کے برابر محل کا ثواب	۶۱	حمد الہی اور احادیث مبارکہ
۷۵	نمازوں کے بعد کے وظائف	۶۱	افضل ترین ذکر
۷۶	افضل کلام - جنت میں درخت	۶۱	حمد و شکر کا سر ہے
۷۷	گناہوں کو جھاڑنے والے کلمات	۶۲	سب سے پہلے جنت کی طرف بلا یا جانا
۷۸	ہر تسبیح میں صدقہ ہے	۶۲	فرشتوں کا نیکی کہنے کے لئے لکنا
۸۰	سیدنا نوح علیہ السلام کی وصیت	۶۳	ہر عبت حسنہ اور احیائے سنت
۸۱	تسبیحات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۶۵	باقیات صالحات - پیارے کلمات
۸۲	ذکر الہی سننے والوں کی بھی بخشش	۶۶	گناہ و صغیرہ کی معافی
۸۴	جنت کے درختوں پر تسبیح	۶۶	ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں
۸۶	صلوٰۃ التسبیح		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين
وعلى آله واصحابه اجمعين أما بعد

اللہ جل مجدہ

تیری ذات چھ سے ہے اے خدا تیری شان جل جلالہ
نہیں چھ سا کوئی تیرے سوا تیری شان جل جلالہ

اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! تو تمام صفات کمالیہ کا جامع اور ہر
تعریف و توصیف کا قوی مستحق ہے۔ اے اللہ! تیری ذات ہر قسم کے میوب و نفاکس
سے سزا اور منزہ ہے۔ تیرا نام اللہ ہے جو تیرے سوا کسی اور کے لئے نہیں اور یہ صرف
تیرے لئے ہی ہے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی اللہ ہو سکتا نہیں۔۔۔ تیرا نام اسم اعظم ہے اور لفظ
اللہ کا ایک ایک حرف کامل ہے اور تیری ذات پر دلالت کرتا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے کہ جسے
روز ازل میں ہر روح نے مانا کہ تو ہمارا اللہ ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ ہر
کوئی تیرا طالب ہے اور تو اس کا مطلوب ہے کوئی تجھے کسی نہ کسی رنگ میں اپنا محبوب بنائے
بیٹھا ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ ہر کوئی تیری تلاش میں صبح و شام سرگرداں
ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ ہر بندے کی منزل قوی ہے ہم تیرے ہیں
اور تو ہمارا ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ تجھے اللہ کہنے سے دل سکون کے سمندر
میں ڈوب جاتا ہے اور ایسا سکون پاتا ہے جو تیرے سوا اور کہیں سے نہیں مل سکتا۔۔۔ اے
اللہ! جسے تو نے چاہا اپنی معرفت سے مالا مال کر دیا۔ تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ تیرا نام
لینے سے دل بے قرار قرار پاتا ہے ہر دل تیرا شیدا ہے ہر روح تجھ پر شیفہ اور فریفتہ ہے۔

تیری شان اعلیٰ ہے اتنا حسین و جمیل ہے ہمارے فہم و ادراک سے بلند و بالا ہے۔۔ تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ تو ہمارا معبود اور ہم تیرے بندے ہیں کیونکہ تیرے سوا اور کوئی معبود اپنے کے لائق نہیں۔ ہر چیز تیری تسبیح خواں ہے اور ہر چیز تیری بارگاہی میں سجدہ ریز ہوتی ہے۔ اللہ وہ ہے جو احد اور واحد ہے اس کی ذات میں کوئی دوسرا اُس کا شریک نہیں۔ وہ کائنات کی ہر شے کا خالق ہے ہر شے کا رب اور ہر شے کا مالک ہے۔۔ اللہ وہ ہے کہ زمین و آسمان کے خزانے اسی کے قبضہ میں ہیں کیونکہ وہ ارض و سماء کا مالک ہے۔۔ اللہ وہ ہے جو ہمارے دلوں کی چٹھی ہوئی چیزوں اور سینوں میں ڈھکے ہوئے رازوں کو جاننا ہے۔ اللہ وہ ہے جو تحت العرشیٰ اور فوق ثریا تک کی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جاننے والا ہے۔۔ اللہ وہ ہے جو رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلتا ہے۔۔ اللہ وہ ہے جو آسمانوں سے بارش برسا کر زمین سے ہبزہ اگاتا ہے۔۔ اللہ وہ ہے جو خاک کی بندوں کو اپنے نوری ملائکہ سے بڑھ کر شان عطا فرمادیتا ہے۔۔ اللہ وہ ہے جو سائلوں کو راجہ حق دکھاتا ہے اور طالبوں کی طلب پوری کرتا ہے۔۔ اللہ وہ ہے جو اپنی رحمت سے ہر چیز کو پال رہا ہے اور اپنے رحم سے اپنے بندوں پر فضل و کرم کی بارش کرتا ہے۔۔ اللہ وہ ہے کہ اپنے ملک میں جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس سے چاہتا ہے عزت چھین لیتا ہے جسے وہ عطا فرمائے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے وہ چھینے اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔ وہ اپنے ملک کی ہر چیز کا مالک ہونے کے ساتھ محافظ بھی ہے۔۔ اللہ وہ ہے کہ جب کسی چیز کو کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کہتا ہے 'کُنْ' تو پس وہ اسی وقت جس طرح چاہتا ہے ہو جاتی ہے۔

اے اللہ ! تیرے بہت اچھے نام ہیں ہم دُعاؤں میں اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی بناء پر تیرے ناموں سے دُعا مانگتے ہیں تاکہ تیری زیادہ سے زیادہ تعریف اور حمد و ثناء کرنے کی سعادت حاصل ہو سکے..... تو بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا اپنے ملک کی ہر چیز کا مالک اور بادشاہ نہایت مقدس سلامتی دینے والا امان بخشے والا

حفاظت فرمانے والا عزت و عظمت والا ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا عالیشان جلالت و کبریائی والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا بڑا بخشنے والا غصے والا بہت دینے والا بہت روزی پہنچانے والا فتح و نصرت دینے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا جاننے والا تنگلی کرنے والا کشادہ کرنے والا پست کرنے والا بلند کرنے والا عزت دینے والا ذلت دینے والا سننے والا دیکھنے والا فیصلہ کرنے والا عدل و انصاف کرنے والا بڑا پار یک بین لطف و کرم فرمانے والا حقیقت کی خبر رکھنے والا بُرے دُپار و ظلم (مہلت دینے والا) گناہ مٹانے والا مغفرت کرنے والا بہترین صلہ دینے والا بلندی والا سب سے عالی مرتبہ حفاظت فرمانے والا کفایت کرنے والا جلالت و بزرگی والا کرم کرنے والا اعمال اور دعاؤں کا قبول کرنے والا وسعت دینے والا حکمت والا دوستی کرنے والا قبر سے اٹھانے والا بندے کے ہر عمل کا گواہ اور ہر وقت مشاہدہ کرنے والا حمایت کرنے والا کارساز و نگہبان ساری قوتوں کا مالک بہت مضبوط دوست اور مددگار تعریف کیا ہوا اعطاء اور گھیرنے والا عید انش کی ابتداء کرنے والا دوبارہ پیدا کرنے والا زندہ کرنے والا مارنے والا بذات خود زندہ قائم رکھنے والا واجب الوجود ساری عظمتوں والا یکتا و یگانہ بے نیاز قدرت والا صاحب اقتدار آگے کرنے والا پیچھے کرنے والا سب سے پہلے سب سے آخر سب سے ظاہر سب سے پوشیدہ تو پہ قبول کرنے والا بدلہ لینے والا مشقت اور مصیبتوں کا دور کرنے والا انصاف کرنے والا منتشر چیزوں کا جمع کرنے والا بے پرواہ اور بے نیاز بے پرواہ کرنے والا ساری نعمتیں عطا فرمانے والا مصیبتوں اور تکلیفوں کو روکنے والا نقصان کا مالک نفع پہنچانے والا روشنی کرنے والا ہدایت دینے والا بغیر نمونہ و مثال کے پیدا کرنے والا ہمیشہ رہنے والا سیدھی تدبیر اور راہ ہدایت پر چلانے والا مبر والا ہے۔

حمدِ الہی

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ وہ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے ہر تعریف و توصیف کا وہی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے منزہ اور منزہ ہے۔ سارے کمالات کی جامع اور جملہ نقائص سے اس کی ذات منزہ اور پاک ہے فناء و حدوث سے منزہ اور پاک ہے۔ ہر خوبی و کمال جس کا ظہور اختیار اور ارادہ سے ہو اس کی ستائش و ثناء کو عربی میں حمد کہتے ہیں تو اس لفظ حمد نے اس حقیقت کو بے حجاب کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کا صفات کمال سے متصف ہونا اضطراری اور غیر اختیاری نہیں بلکہ اُس کی اپنی مرضی اور ارادہ کی جلوہ نمائی ہے۔ کمال کہیں بھی ہو جمال کسی رُپ میں ہو اُسی کی کرشمہ سازی ہے اُس کی با اختیار تدبیر کا اعجاز ہے تو ستائش و تعریف کسی کی بھی کی جائے حقیقت میں اُسی ذات کی بے بہتا کی ہے جس کی قدرت و اختیار سے اس عالم رنگ و بو کی ساری رنگینیاں اور رعنائیاں رُوپ پذیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ حمید ہے۔ کوئی اس کی تعریف نہ بھی کرے جب بھی وہ سب خوبیوں والا ہے۔ حمید کا معنی علامہ آلوسی نے کیا ہے **المحمود فی جمیع شئونہ** جو اپنی تمام شانوں میں تعریف و ستائش کا مستحق ہو۔ (روح المعانی)

الحمد لله کے معنی یہ ہیں کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یعنی دنیا میں جہاں کہیں کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے کیونکہ اس جہاں رنگ و بو میں جہاں ہزاروں حسین مناظر اور لاکھوں دل کش نگارے اور کروڑوں نفع بخش چیزیں انسان کے دامن دل کو ہر وقت اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں اور اپنی تعریف پر مجبور کرتی ہیں اگر درانظر کو گہرا کیا جائے تو ان سب چیزوں کے پردے میں ایک ہی دست قدرت کا فرما

نظر آتا ہے اور دنیا میں جہاں کہیں کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے اس کی حقیقت سے زیادہ نہیں جیسے کسی نقش و نگار یا تصویر کی یا کسی صنعت کی تعریف کی جائے کہ یہ سب تعریفیں ذر حقیقت نقاش اور مصور کی یا صنایع کی ہوتی ہیں۔ اس جملے نے کثرتوں کے سلاطین میں چھنے ہوئے انسان کے سامنے ایک حقیقت کا دروازہ کھول کر یہ دکھلایا کہ یہ ساری کثرتیں ایک ہی وحدت سے مربوط ہیں اور ساری تعریفیں ذر حقیقت اسی ایک قادر مطلق کی ہیں ان کو کسی دوسرے کی تعریف سمجھنا نظر اور بصیرت کی کوتاہی ہے۔ جب ساری کائنات میں الٰہی حمد ذر حقیقت ایک ہی ذات ہے تو عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ اگرچہ حمد و ثناء کے لئے لایا گیا ہے لیکن اس ضمن میں ایک مجرمانہ انداز سے مخلوق پرستی کی بنیاد ختم کر دی گئی اور دل نشین طریق پر توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔

غور کیجئے کہ قرآن کے اس مختصر سے ابتدائی جملے میں ایک طرف توحیق تعالیٰ کی حمد و ثناء کا بیان ہوا اسی کے ساتھ مخلوقات کی رنگینیوں میں الجھے ہوئے دل و دماغ کو ایک حقیقت کی طرف متوجہ کر کے مخلوق پرستی کی جڑ کاٹ دی گئی اور مجرمانہ انداز سے ایمان کے سب سے پہلے رکن توحید باری تعالیٰ کا نقش اس طرح جما دیا گیا کہ جو دعویٰ ہے اسی میں غور کرو تو وہی اپنی دلیل بھی ہے فتبارک الله احسن الخالقین۔

نعت کسی نعت یا صفت کی بناء پر ہوا کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی نعتیں بے شمار ہیں اُن کا کوئی انسان احاطہ نہیں کر سکتا جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿وَإِنْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُغْفَرُ لَكُمْ لَكُمْ لَا تَحْضُرُهَا﴾ (۱۱۱/ہم/۳۴) یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ انسان اگر سارے عالم کو چھوڑ کر اپنے ہی وجود پر نظر ڈال لے تو معلوم ہو گا کہ اس کا وجود خود ایک عالم اصغر ہے جس میں عالم اکبر کے سارے نمونے موجود ہیں اس کا بدن زمین کی مثال ہے اس پر اگئے والے ہال بات بات کی مثال ہیں اس کی ہڈیاں پہاڑوں کی تشبیہ ہیں اس کے بدن کی رگیں جس میں خون رواں ہے زمین کے نیچے بہنے والے چشموں اور نہروں کی مثال ہیں

انسان دو جزء سے مرکب ہے ایک بدن دوسرے روح۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قدر و قیمت کے اعتبار سے روح اصل اعلیٰ اور افضل ہے بدن محض اُس کے تابع اور ادنیٰ درجہ رکھتا ہے۔ اس ادنیٰ جزء کے متعلق بدن انسان کی تحقیق کرنے والے اطباء اور اہل تشریح نے بتلایا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے تقریباً پانچ ہزار مصالح اور منافع رکھے ہیں اس کے بدن میں تین سو سے زیادہ جوڑیں ہیں۔ ہر ایک جوڑ کو اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کاملہ نے ایسا مستحکم بنایا ہے کہ ہر وقت کی حرکت کے باوجود نہ وہ گھستا ہے نہ اس کی مرمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر انسان کی اوسط عمر ساٹھ یا ستر سال ہوتی ہے پوری عمر اس کے یہ نرم و نازک اعضاء اور ان کے سب جوڑ اکثر اوقات اسی طرح حرکت میں رہتے ہیں کہ فوٹاد بھی ہوتا تو گھس جاتا مگر حق تعالیٰ نے فرمایا ﴿تَحْسَبُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ﴾ (الہ بر/ ۲۸) یعنی ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا اور ہم نے ہی اس کے جوڑ بند مضبوط کئے۔

اسی قدر حق تعالیٰ نے مضبوطی کا نتیجہ ہے کہ عام عادت کے مطابق یہ نرم و نازک جوڑ ستر برس اور اس سے بھی زیادہ عرصہ تک کام دیتے ہیں۔ انسانی اعضاء میں سے صرف ایک آنکھ ہی کو لے لیجئے۔ اس میں جو اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے مظاہر موجود ہیں انسان کو عمر بھر خرچ کر کے بھی ان کا پورا ادراک آسان نہیں۔ پھر اس آنکھ کے صرف ایک مرتبہ کے عمل کو دیکھ کر یہ حساب لگائیے کہ اس ایک منٹ کے عمل میں حق تعالیٰ کی کتنی نعمتیں کام کر رہی ہیں تو حیرت ہوتی ہے کیونکہ آنکھ اٹھی اور اس نے کسی چیز کو دیکھا اس میں جس طرح آنکھ کی اندرونی طاقتوں نے عمل کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بیرونی مخلوقات کا اس میں بڑا حصہ ہے اگر آفتاب کی روشنی نہ ہوتو آنکھ کے اندر کی روشنی کام نہیں دے سکتی پھر آفتاب کے لئے بھی ایک فضاء کی ضرورت ہوتی ہے انسان کے دیکھنے اور آنکھ کو کام میں لانے کے لئے غذا ہوا وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ نظر اٹھ کر جو کچھ دیکھتی ہے اس میں پورے عالم کی طاقتیں کام کرتی ہیں یہ ایک مرتبہ کا عمل ہوا پھر آنکھ دن میں کتنی مرتبہ دیکھتی اور سال میں کتنی مرتبہ عمر میں کتنی مرتبہ۔ یہ ایسا سلسلہ ہے جس کے اعداد و شمار انسانی طاقت سے خارج ہیں۔

اسی طرح کان، زبان، پاؤں کے جتنے کام ہیں اُن سب میں پورے عالم کی قوتیں شامل ہو کر کام پورا ہوتا ہے۔ یہ تو وہ نعمت ہے جو ہر زندہ انسان کو میسر ہے اس میں شاہ و گدا، امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتیں سب ایسی ہی وقت عام ہیں کہ ہر فرد انسانی اُن سے نفع اُٹھاتا ہے۔ آسمان، زمین ان دونوں میں اور اُن کے درمیان پیدا ہونے والی تمام کائنات، چاند، سورج، سیارے، ہوا، فضاء کا قطع ہر جاندار کو پہنچ رہا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی نعمائے خاصہ جو انسان کے افراد میں بھٹا خائے حکمت کم و بیش کر کے عطا ہوتی ہیں۔ مال اور دولت، عزت اور جاؤ، راحت اور آرام سب اسی قسم میں داخل ہیں اور اگرچہ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ نعمائے عامہ جو تمام انسانوں میں مساوی طور پر مشترک ہیں جیسے آسمان، زمین اور ان کی تمام مخلوقات یہ نعمتیں بہ نسبت نعمائے خاصہ مال و دولت وغیرہ کے زیادہ اہم اور اشرف ہیں مگر بھولا بھالا انسان تمام افراد انسان میں عام ہونے کی بناء پر کبھی ان عظیم الشان نعمتوں کی طرف التفات بھی نہیں کرتا ہے کہ یہ کوئی نعمت ہے صرف گرد و پیش کی معمولی چیزیں کھانے پینے رہنے سہنے کی خصوصی چیزوں ہی پر اس کی نظر مرکب جاتی ہے۔ بہر حال یہ ایک سرسری نمونہ ہے ان نعمتوں کا جو ہر انسان پر ہر وقت مبدول ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا ہی چاہئے کہ انسان اپنی مقدور بھران احسانات و انعامات کرنے والے کی حمد و ثناء کرے اور کرتا رہے اسی کے تقاضائے فطرت کی تلقین کے لئے قرآن کی سب سے پہلی صورت کا سب سے پہلا کلمہ الحمد لایا گیا ہے اور اللہ کی حمد و ثناء کو عبادت میں بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرمائیں اور وہ اس پر الحمد للہ کہے تو ایسا ہو گیا کہ گویا جو کچھ اس نے لیا ہے اس سے افضل چیز دے دی۔ (قرطبی ابن ماجہ)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اگر ساری دنیا کی نعمتیں کسی ایک شخص کو حاصل ہو جائیں اور وہ اس پر الحمد للہ کہہ لے تو یہ الحمد للہ ان ساری دنیا کی نعمتوں سے افضل ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ * سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

قرطبی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الحمد لله زبان سے کہنا بھی اللہ ہی کی ایک نعمت ہے اور یہ نعمت ساری دنیا کی نعمتوں سے افضل ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ الحمد لله سے میزانِ عمل کا آدھا پلہ بھر جاتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی چیز عطا فرمائے تو اول اس کے دینے والے کو پہچانو پھر جو کچھ اس نے دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ۔ پھر جب تک تمہارے جسم میں اس کے عطا کی ہوئی قوت و طاقت موجود ہے اس کی نافرمانی کے قریب نہ جاؤ۔ (قرطبی)

حضور اکرم ﷺ کے متعدد اسماء 'حمد' سے مشتق ہیں

حضور نبی مکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں مادہ 'حمد' خصوصی اہمیت رکھتا ہے اس مادہ سے حضور ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ 'حمد' 'احمد' حامد اور محمود۔ ان میں سے اسمائے مبارکہ 'حمد' 'احمد' اور محمود تعریف کئے گئے کا مفہوم رکھتے ہیں۔ 'حمد' اسم مفعول اور 'احمد' تفضیل کا صیغہ ہے اور دونوں میں حمد کے معنی کی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ﷺ کے یہ تینوں اسمائے مبارکہ آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی کثرت کے مظہر ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی کائنات جن وانس اور ملائکہ مقربین ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ تعالیٰ بھی ہمہ وقت آپ کی تعریف فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ وَتَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب/ ۵۶) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ سارا قرآن ہی آپ کی حمد اور بے پایاں تعریف و توصیف سے معمور ہے۔ ☆ حمد کا مفہوم وہ ذات جس کی بصورت استمرار ہر لمحہ ہر گھڑی تو بتو تعریف و ثنا کی جاتی ہو۔ ☆ حمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

- ☆ حمد و ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے۔
- ☆ حمد (ﷺ) وہ ہستی ہے جو تمام محاسن و کمالات اور محامد و تعریفات سے معمور ہے۔
- ☆ حمد وہ جس کی تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔

احمد کا معنی ہے احمد الحامدین لربہ : تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ اپنے رب کی حمد کی کثرت کی برکت سے ہی آپ محمد بھی بنے۔ فالحمد هو الذی حمد مرة بعد مرة یعنی جس کی بار بار حمد کی جاری ہو وہ حمد ہے۔ نہ اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے میں آپ کا کوئی مثل ہے 'کوئی فرشتہ' کوئی 'رسول' کوئی نبی اپنے خداوند کی حمد سرائی اور ثنا گستری میں اس مقام پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا حبیب فائز ہے۔ اسی طرح مخلوق میں سے جتنی حمد اور جتنی ستائش اس عہد محبوب کی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی کسی اور کو نصیب نہیں۔ جن وانس اس کے ثنا خوان ہیں 'خود ملک اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں اور خود خدا بھی اس کی مدح فرما رہا ہے۔ صرف اس فانی دنیا ہی میں نہیں بلکہ عالم آخرت میں بھی حضور ﷺ کی شان نرالی ہوگی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس شانِ حمدیت کی تابانیوں کا صحیح اندازہ اس وقت ہوگا جب دست مبارک میں لوائے حمد تھامے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ حبیب مقام محمود پر جلوہ فرما ہوگا۔

حضور ﷺ کی تعریف و ستائش

در حقیقت رب تعالیٰ کی تعریف و ستائش ہے

اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کا مستحق ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ/۱)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف و صفات کا آئینہ دار اپنی مخلوق کو بنایا ہے اور اپنی صفات کی جھلک اپنی مخلوق میں پیدا کر دی ہے۔ قوت حیات سے تمام کائنات میں زندگی کی شمع روشن کی اپنی صفت

کلام کا عکس ڈال کر بندوں کو نطق و گویائی کی دولت سے مالا مال کیا۔ لوگوں کو قوت اور رشہ زوری کی دولت دی۔ ماں کو اپنی صفت رحمت سے مانتا کی محبت اور پیار عنایت کیا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح وجود عطا فرمادیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو بن گئی ہے۔

اگر شاگرد کا کمال دیکھ کر اُس کی تعریف کی جائے تو یہ شاگرد کی نہیں بلکہ اُستاد کی تعریف ہوتی ہے۔ اولاد کی ظاہری و معنوی صحت کی تحسین خود والدین کی پرورش و ستائش کے قائم مقام خیال کی جاتی ہے۔ کسی اچھی عمارت کی پذیرائی اُس کے سانع اور معمار و نقشہ ساز کی پذیرائی بھی جاتی ہے۔ اسی لئے کائنات کے جس حصے اور جس ذرے کی بھی تعریف کی جائے یہ تعریف اُس کے سانع و خالق یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے کیونکہ رب العزت نے اپنی تمام صفات کو کائنات میں منتشر کر دیا ہے اسی لئے ارشاد فرمایا :

﴿سُبْحَنَیْہُمْ اَیَّاتِنَا فِی الْاَفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِہُمْ حَتّٰی یَتَبَيَّنَ لَہُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ﴾

(خمسہ/۵۳) ہم تعزيب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں اُن کے گرد و نواح (اطراف) میں بھی دکھا دیں گے اور خود اُن کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے۔ پھر جب کائنات اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوؤں سے منور ہو گئی تو اُس نے چاہا کہ کوئی وجود ان منتشر جلوؤں کا موقع بنا دیا جائے جسے دیکھنے سے کائنات کے تمام حسن و جمال کا اندازہ کیا جاسکے ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ (التین/۴) ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

اس طرح عالم انسانیت مصب شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ پھر جب عالم انسانیت کے تمام اپنے متہائے کمال کو پہنچے تو منصب ولایت معرض وجود میں آ گیا اور عالم ولایت کے جملہ کمالات سمیت درجہ نبوت میں جمع ہو گئے اور پھر جب اول تا آخر کائنات کی نبوت و رسالت کے جلوؤں اور رفعتوں کو مجتمع کیا تو وجود مصطفوی ﷺ کائنات میں ظہور پذیر ہو گیا۔

اس لئے اب یہ وجود پاک تمام کائنات کے جملہ محاسن و کمالات ارض و سماء کے حسن و جمال کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔ اب جسے اللہ تعالیٰ کی تمام منامی (کارگیری) اور خلاقیت کو مجتمع

دیکھنا ہو وہ وجود مصطفوی ﷺ کو دیکھ لے۔ اس ایک وجود میں تمام کائنات اور جملہ مخلوق کی مشترکہ قوتیں اور قدرتیں نظر آ جائیں گے۔ حضور ﷺ کا وجود آئینہ صفات رب العزت بن گیا ہے لہذا اب اگر کوئی شخص اس وجود پاک کی تعریف کرتا ہے اس نفس کا ملکہ کے محاسن و کمالات بیان کرتا ہے اور حضور ﷺ کی مدح و ستائش میں رطب اللسان ہوتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف کرتا ہے اسی لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس دُعا کے اول و آخر میں درود شریف یعنی مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے وہ دُعا بارگاہ رب العزت تک رسائی حاصل نہیں کرتی۔ لہذا اگر حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے تو یہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کی عین تفسیر ہے نہ کہ اس کے متضاد اور مخالف۔

حضور ﷺ رب تعالیٰ کی شان بھی ہیں اس کی رحمت بھی۔ اس وجہ سے ارشاد ہوا کہ اے میرے بندو اگر تم مجھے جانتا پہچانتا چاہتے ہو تو اس طرح پہچانو کہ اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا رحمت والا کرم فرمانے والا ہے کہ اُس نے اپنے رسول رسولوں کے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ ایک اعلیٰ درجہ کا آرکیٹیکٹ کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں عمارت بنائی ہے یا فلاں استاد کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں شاگرد کو قابل بنایا۔ اگر میری قابلیت علمی دیکھنا ہے تو میرے فلاں شاگرد کو دیکھو کہ میرے علم و ہنر کا نمونہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ مصنوع ہیں کہ دست قدرت کو بھی اُن پر ناز ہے کہ اگر میری قدرت، میری مہربانی، میری شانِ رحیمیت، میرا تقدس، میری حاکمیت و بادشاہت، میری شانِ سلامتی و امان، میری نگہبانی و حفاظت، میری عزت و عظمت، میری معافی، میرا جود و سخا، میری صداقت، میری طاقت و قدرت، میری دوستی و محبت، میری شانِ بے نیازی، میرا اقتدار و انصاف، میری جلالت، میری رشد و ہدایت، میرا صبر، میرا علم، میرا احسان، میری رفعت و بلندی، میری قوت و بصارت، میرا انصاف، میری بردباری و بزرگی، میرا کرم، میری بخشش و عطا کی فراخی و وسعت، میری حکمت،

میری نورانیت، میری حمد فرض کہ میری تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لو۔ لہذا حضور نبی مکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر اعلیٰ اور معرفت الہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ آفتاب کو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی، لیکن اگر رنگین شیشہ میں سورج کا عکس لیا جائے اور اس شیشہ میں نظر کی جائے تو بہال آفتاب نظر آتا ہے۔ یہ ذات پاک بھی قدرت الہی دیکھنے کا گہرے رنگ والا شیشہ ہے۔ اس کو دیکھا، تو رب تعالیٰ کی صفات کو دیکھا۔ اگر کوئی رب تعالیٰ کی ذات و صفات کو زمین و آسمان کے ذریعہ جانے وہ مؤجد ہے مگر مومن نہیں۔ اگر رب تعالیٰ کو پہچانا ہو تو یوں پہچانو کہ رب وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔ لہذا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر ہیں اور معرفت الہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کا نور ہیں کسی کے بجائے بچھ نہیں سکتا۔

یہ نور نبی نور خدا ہے واللہ جود نکلتا ہے کہتا ہے واللہ واللہ
 دنیا کی ہر چیز قدرت الہی کی نشانی ہے ففی کل شئی لہ ایتہ تدل علی انہ واحد یعنی ہر چیز خدا کی وحدانیت کا پتہ دے رہی ہے مگر دنیا کی ہر چیز خدا کی ایک صفت کی نشانی ہے۔ سورج خدا کے نور کا پتہ دیتا ہے۔ پانی وہو خدا کے پاک کی ستاوت کا خطبہ پڑھ رہے ہیں مگر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ رب تعالیٰ کی ذات اور ساری صفات کے مظہر اعلیٰ ہیں۔ اگر رب کا علم دیکھنا ہے تو علم مصطفیٰ دیکھو۔ اگر رب کی ستاوت دیکھنا ہو تو ستاوت محبوب کا مطالعہ کرو۔ مالک کو میں ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں اگر قدرت الہی کا نظارہ کرنا ہے تو محبوب کبریاء کی قدرت کو دیکھو کہ اشارے سے ڈوبا ہوا سورج واپس کر لیا، چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالا، سنگریوں سے کلمہ پڑھوایا، درختوں کو اشارے سے بلایا، ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمایا۔ اگر نور الہی دیکھنا ہو تو بہال مصطفیٰ دیکھو۔

اللہ کی سر تاہم شان ہیں یہ ان سائیں انسان وہ انسان ہے یہ قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان میں یہ

حمد الہی اور آیات قرآنی

ان آیات میں کلمہ حمد یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا 'اُس کی حمد بیان کرنا اور اسی میں **الْحَمْدُ لِلّٰہ** کہنا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ جل شانہ کے پاک کلام کا شروع ہی ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**﴾ سے ہے اس سے بڑھ کر پاک کلمہ کی اور کیا فضیلت ہوگی کہ اللہ جل جلالہ نے قرآن پاک کا شروع اس سے فرمایا ہے۔

﴿**الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**﴾ (التاٰحہ) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورہ فاتحہ کا آغاز الحمد سے کیا۔ اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سالک جب راہ طلب میں قدم رکھے تو پہلے اپنے رب کی حمد کرے جس نے اس راہ پر گامزن ہونے کی اُسے توفیق بخشی جس نے منزل مقصود کی لگن اس کے دل میں پیدا کی کیونکہ میری طلب بھی انھیں کے کرم کا صدقہ ہے قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں الحمد کے معنی میں دو احتمال ہیں ایک عمومی دوسرے خصوصی۔

عمومی معنی یہ ہوں گے کہ ہر حمد ہر زمانے میں ہر حالت میں ہر حمد کرنے والے سے خاص ہے۔ کوئی بھی تعریف کرے کسی حالت میں کرے سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کی ہوتی۔ وہ اس طرح کہ اگر رب تعالیٰ کی تعریف کرو تو ظاہر ہے کہ وہ تعریف بالواسطہ رب کی تعریف ہے اور اگر اس کی کسی مخلوق کی تعریف کرو کسی نبی 'ولی' چاند 'سورج' آسمان 'زمین' کھیت 'پھول' پھل 'موتی'..... وغیرہ جس کی بھی تعریف کی جائے بالواسطہ رب تعالیٰ کی ہی تعریف ہے کیونکہ چیز کی تعریف حقیقت میں بنانے والے کی تعریف ہوتی ہے۔ مکان کی تعریف حقیقت میں اس کا رہنے کی تعریف ہے جس نے وہ مکان بنایا۔ خط کی تعریف میں اس کے لکھنے والے کی تعریف ہے جس نے اُسے لکھا۔ اسی طرح دنیا کی ہر چیز کی تعریف حقیقت

میں اُس کے بنانے والے کی تعریف ہے۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ کی نعمت حقیقت میں رب تعالیٰ کی تعریف ہے پھر زبان سے تعریف کرو تو اللہ کی تعریف ہاتھ پیر سے اپنی عاجزی کا اظہار کرو مثلاً نماز پر حضور روزہ رکھو تو رب کی تعریف اس کی اطاعت میں مال خرچ کرو مثلاً زکوٰۃ صدقہ فطرہ قربانی ادا کرو تو یہ رب کی تعریف ہے۔ خانہ کعبہ کا طواف حضور پاک کی عظمت ماہ رمضان کا ادب اور احترام اولیاء اللہ کے تبرکات اور اُن کی قبور کی تعظیم..... حقیقت میں رب کی عملی تعریف ہے قرآن پاک فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج/۳۳) جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (آثار مبارک) کی تعظیم کرے وہ دلوں کا تقویٰ ہے۔ جو شخص رب کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ شخص متقی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمت ملنے پر اس کا شکر کرنا اور تکالیف آنے پر صبر کرنا یہ بھی رب تعالیٰ کی تعریف ہے۔ بندے کو چاہئے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ نعمت میں اس لئے حمد کرے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکر یہ ہے اور تکلیف میں اس لئے حمد کرے کہ جو تکلیف ہم پر آئی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اس گناہ کا کفارہ بن جائے گی جب گناہ مٹ جائے گا تکلیف اپنے آپ جاتی رہے گی۔ یہ ہوئی ہر حالت میں حمد۔ اسی طرح ہر نعمت کا شکر یہ اور اس کی حمد علیحدہ علیحدہ ہے۔ حمد رستی کی حمد یہ ہے کہ اس میں رب تعالیٰ کی عبادت اذکار نماز روزہ پیاروں کی بیمار داری و خدمت اور محتاجوں کی خدمت و مدد اور بے دست و پا کی خدمت کرے۔

مال کا شکر اور حمد یہ ہے کہ اس سے غریبوں کی امداد کرے۔ اسی طرح ہر عضو کی حمد اور شکر الگ الگ ہے آنکھ کا شکر اور حمد یہ ہے کہ کعبہ معظمہ کو قرآن پاک کو فرائض و سرت سے مانا پ کو علماء دین کے چہروں کو دیکھے۔ کان کی حمد اور شکر یہ ہے کہ اس سے قرآن پاک کی تلاوت نعمت شریف علمی مضامین علماء دین کا وعظ سنے ہاتھ پاؤں کی حمد اور شکر یہ ہے کہ اُن سے مرضی الہی کے کام لے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

ہر چیز خدا کی تعریف کرتی ہے اور کرتی رہے گی :

﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾ (بنی اسرائیل/۳۴)
اور اس کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں مگر وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور اس کی حمد کرتے ہوئے۔ لیکن تم اُن کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔

یہ ہوا اس حمد کے زمانے کا عموم۔ شَبَّحَانَ اللّٰهُ وَبِحَمْدِهِ شَبَّحَانَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ

حمد کا دوسرا احتمال خصوصی ہوگا۔ حمد کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ خاص حمد اللہ تعالیٰ کی ہے یعنی رب تعالیٰ ہر حمد قبول نہیں فرماتا بلکہ کوئی خاص حمد اس کے ہاں مقبول ہوتی ہے۔ اب وہ خاص حمد کون سی ہے۔ خاص حمد وہ ہے جو اُس کے محبوب ﷺ نے اپنے رب کی ہے یا اُن کے بتانے سے کوئی اور کرے اس لئے آپ کا اسم شریف ہے 'حمد' یعنی رب کی بہت حمد کرنے والے۔ اور رب کا نام ہے 'محمود' یعنی اپنے پیارے محبوب کا حمد کیا ہوا۔ حدیث شفاعت میں وارد ہے کہ رب تعالیٰ قیامت کے دن ہم کو اپنی خاص حمد میں الہام فرمائے گا ہم سب سے میں ان سے رب کی حمد کر کے اپنی اُمت کی شفاعت کریں گے۔ حقیقت بھی یہ ہے آج 'ہندو' عیسائی' یہودی' سکھ' آریے وغیرہ تمام کفار و مشرکین اپنے اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں مگر ان میں سے کسی کی حمد قبول نہیں۔ حمد مسلمانوں ہی کی قبول ہے۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ مسلمان 'محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام' کی بتائی ہوئی حمد کرتے ہیں اور وہ لوگ ان سے ملحد و بوکر یا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حمد اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے جو اس کے محبوب ﷺ کی نعت کے ساتھ ہو۔ جو حمد الہی 'نعت مصطفیٰ ﷺ' سے خالی ہو مردود ہے۔ شیطان کی ساری عبادتیں بے کار ہو گئیں۔ تمام کفار کی ساری حمدیں غیر مقبول۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس میں نعت کی چاشنی نہیں۔ اسی لئے کلمہ 'نماز' خطبہ و اذان..... غرض کہ مسلمانوں کو کوئی عبادت حضور ﷺ کی نعت سے خالی نہیں۔

حمد الہی روحانی غذا ہے اور نعت مصطفیٰ ﷺ اس کا نمک ہے بغیر نمک ساری غذا بیکار۔

بغیر نعت مصطفیٰ ﷺ ساری حمد غیر مقبول ہے یعنی واقعہ میں تو سب حمدیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں لیکن مقبول حمد وہی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی ہو۔

تیسرے معنی اس کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ خاص حمد اللہ کی ہے یعنی ساری مخلوق میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد و ثناء کرے مگر جیسی چاہے ویسی نہیں کر سکتی۔

محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل حمد وہی ہے جو رب نے کی۔ اسی لئے رب کا نام ہے 'حامد' اور حضور ﷺ کا نام ہے 'حمد' یعنی رب تعالیٰ تعریف فرمانے والا۔ کس کی؟ اپنے محبوب ﷺ کی۔ اور حمد (ﷺ) تعریف کئے ہوئے۔ کس کے؟ اپنے رب کے۔ خیال رہے کہ ساری عبادات سنت رسول اللہ ہیں مگر نعت مصطفوی سنت الہیہ ہے۔ نیز ساری عبادتیں نبوت کے تیرہویں سال سے آغاز ہوئیں۔ سب سے پہلے نماز آئی جو معراج میں ملی۔ مگر حضور ﷺ کی نعت شریف اول ہی سے آئی۔ نیز ہماری موت کے بعد تمام عبادات ختم ہو جائیں گی مگر نعت مصطفیٰ ﷺ قبر و حشر ہر جگہ خصوصاً مقام محمود پر ہوگی۔

مسائل فقہیہ : جمعہ کے خطبہ میں حمد پڑھنا واجب ہے اور خطبہ کلاخ اور دُعا اور ہر جائز کام کے اول اور آخر میں اور ہر کھانے پینے کے بعد حمد کرنا مستحب ہے

چھینک آنے کے بعد حمد کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی چھینک آئی آپ نے فرمایا الحمد لله رب العالمین اسی لئے ہم کو بھی حکم ہے کہ چھینک کر یہ پڑھیں اور سننے والا یہ جواب دے یرحمکم اللہ پھر چھینکنے والا جواب دے یرہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ معلوم ہوا کہ یہ پہلا کلمہ ہے جو حضرت انسان کے منہ سے نکلا۔ رب تعالیٰ نے بھی اپنے کلام کو اسی سے شروع فرمایا۔

الحمد لله میں آٹھ حروف ہیں اور جنت کے دروازے بھی آٹھ ہیں۔ تو شخص صفا کی قلب سے اسے پڑھے گا وہ ان شاء اللہ جنت کے آٹھوں دروازوں کا مستحق ہوگا۔ اس میں اشارہ اس طرف کہ قرآن پاک شروع کرتے ہی پڑھنے والا جنت کا مستحق ہو چکا۔

اب آگے جس قدر بڑھے گا رب تعالیٰ کے فضل و کرم میں زیادتی ہوگی۔ عبادت کی جان اللہ کی تعریف ہے اسی لئے قرآن کریم نے پہلے بیان کیا۔ مسلمانوں کو سبق ہے کہ اپنا ہر کام اللہ تعالیٰ کی حمد سے شروع کریں کیونکہ رب کی کتاب بھی اسی سے شروع ہوتی ہے۔ (تفسیر لمبی) صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز (یعنی سورہ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نصف میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے۔ اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اس کو دیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب کہتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی ہے اور جب وہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف و ثناء بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بندگی بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور بندے کے درمیان مشترک ہے کیونکہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد و ثناء کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کے دُعا اور درخواست کا اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ 'میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی' پھر جب بندہ کہتا ہے ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'یہ سب میرے بندے کے لئے ہے' اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔ (تفسیر مظہری)

﴿وَنُحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ﴾ (البقرہ/۳۰)

(فرشتوں کا منقولہ انسان کی پیدائش کے وقت) اور ہم بحمد اللہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور (تقدیس) تیری پاکی کا دل سے اقرار کرتے رہتے ہیں۔

حمد باری تعالیٰ اور نزول قرآن

﴿الْحَسَنَ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾ (الکہف/۱)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے نازل فرمائی اپنے (محبوب) بندے پر یہ کتاب اور نہیں پیدا ہونے دی اس میں ذرا کجی (اور معاش و معاوہ) درست کر نیوالی ہے۔

سورہ کہف کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے کیا گیا۔ ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ اللہ تعالیٰ وہ کریم اور رحیم ہے جس نے دُنیا کے انسانیت کو رشد و ہدایت کا ایسا صحیفہ عنایت فرمایا جو خود بھی ہر جسم کی کجی اور خامی سے پاک ہے اور اس کے ساتھ انسانی زندگی کے کسی شعبہ میں سیاسی، معاشی، قانونی اور اخلاقی جہاں کوئی کجی یا خامی افراط و تفریط پائی جاسکتی ہے وہ اس کی اصلاح اور درستگی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے مزید کرم یہ فرمایا کہ ایسی کتاب لانے کے لئے کوئی عام انسان مقرر نہیں کیا جس کی صورت و سیرت میں کوئی کشش نہ ہو، جس کے قول و فعل میں کوئی جا ذہیت نہ ہو، جو خاموشی سے آئے کتاب پہنچائے اور چپکے سے چلا جائے بلکہ ایک ایسے بندے کو دعوت حق کا پیغامبر بنا کر بھیجا جو اس کا محبوب ترین بندہ ہے جس کی آمد سے کفر و فسق کی تاریک اور طویل رات ختم ہوئی اور حق و صداقت کی صبح طلوع ہوئی۔ اللہ و ہبل کی جھوٹی خدائی کا تختہ الٹ دیا گیا۔ تختہ بخت انسان خواب غفلت سے جاگ اٹھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ایسے رحیم و کریم خدا کی حمد و ثناء نہ کی جائے تو اور کوئی ہے جو اس کا مستحق ہو؟ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

ہر خوبی و کمال جس کا ظہور اختیار اور ارادہ سے ہو اس کی ستائش و ثناء کو عربی میں حمد کہتے ہیں۔ اس آیت میں اس کی صفت جو دو کرم کا بیان ہے۔ سب تعریفیں اُسی ذات بے ہمتا کو زبیا ہیں جس نے اپنے محبوب بندے پر یہ کتاب نازل فرما کر انسانیت کی شب و بچہ کو صحیح نور سے آشنا کیا ہے۔ عہدہ سے مراد صاحب قرآن اور الکتاب سے مراد

قرآن کریم ہے۔ عہدہ میں کوئی التباس نہیں۔ کیونکہ مقامِ عہدیت کاملہ پر صرف یہی ذاتِ باریکات فائز ہے اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز کسی صفت میں اوجِ کمال پر پہنچتی ہے تو جب اس صفت کو مطلقاً ذکر کیا جائے تو اس سے مراد وہی موصوف ہوگا۔ جس کسی کو عہدیت کا جتنا کچھ عرفان نصیب ہوا، اسی کے طفیل ہوا۔

تمام انبیاء حضور ﷺ کے حجرِ کرم سے پتو بھر رہے ہیں اور حضور ﷺ کے ابرِ رحمت سے ہونٹ ٹر کر رہے ہیں۔ یہی وہ ذاتِ اقدس ہے جس کا ظاہر و باطن مکمل ہے۔ پھر کائنات کے خالق نے اس سراپائے حسن و خوبی کو اپنا حبیب منتخب فرمایا ہے۔ اسی طرح جب الکتاب کہا جائے گا تو فوراً ذہن اس صحیفہ کاملہ اور نسخہ کیسائی کی طرف منتقل ہوگا جو قرآن کے نام سے ہمارے پاس موجود ہے۔ جس طرح صاحبِ کتاب اپنی شانِ عہدیت اور مقامِ بندگی میں بے نظیر ہے اسی طرح یہ کتاب بھی بے عدیل ہے۔ (تفسیر فیضان القرآن)

عظیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ تمام تقریضیں 'حمد ہوں یا ثنا' تصحیح ہو یا تقدیس 'ابدی' ازلی 'قدیمی' حدیثی 'استقرار' استقراری 'باقی' عارضی۔۔۔ سب اسی اللہ جل شانہ کے لئے ہیں جس نے عظیم کرم رحمت و شفقت انعامِ احسان فرماتے ہوئے اس معراج پر چڑھنے والے عہدہ اپنے اپنے عظیم بندے پر نیچے اتار کر نازل فرمائی ایک قدیمی کتاب۔ وہ بندہ جس کی شانِ عرش فرخ لا مکان پر عہدہ ہے وہ عہدہ جس کی عہدیت اوجِ کمال پر ہے جس کی عہدیت کے لئے کسی جہت سمت مکان و زمان و وقت و ساعات مسجد و مدرسہ خانقاہ و مزارات کی قید نہیں جس کی عہدیت نے ساری زمین کو مسجد اور ساری شریعت کو عالمگیر مصلیٰ بنا دیا۔ ایسے بندے پر وہ عظیم کلام نازل فرمایا جو ازل قدیم سے کتابِ ملکوتی و قانونِ جبروتی ہے۔ (تفسیر نعیمی)

﴿وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْخُسُوفُ فِي الْأَوَّلَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْخُكْمُ وَالْيَوْمُ
تُزْجَعُونَ﴾ (التقصی/۷۰) اور وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں، دنیا اور آخرت
میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ ہی کا نام ہے اور اسی کا حکم دنیا میں چل رہا ہے اور پھر
مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس لئے وہی بندگی کے لائق ہے اور اس کے
سوا کوئی اور معبود نہیں۔ مقصد یہ ہوا کہ موت کے بعد جب ہر طرح سے خدا ہی کی طرف رجوع
کرنا ہے تو پھر اس دنیا میں بھی اسی کی تعریف و توصیف بیان کرو اور اسی کے حکم کے مطابق
زندگی بسر کرو۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ "سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ"

﴿الْخُسُوفُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَقُولُونَ﴾ (الانعام/۱) تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جس نے
آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اور اندھیروں کو اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (دوسروں
کو) اپنے رب کے برابر کرتے ہیں۔

ہر طرف گمراہی کا بھیا تک اندھیرا چھایا ہوا تھا انسان کا رشتہ اپنے خالق و پروردگار سے
بالکل کٹ چکا تھا کوئی سورج کا بجھاری، کوئی ستاروں کا پرستار، کوئی پہاڑوں کی بلند چوٹیوں
بڑے بڑے دریاؤں اور اونچے اونچے درختوں کا عبادت گزار تھا۔ ہندوستان میں چھتیس
کڑے خداؤں کی خدائی کا ڈنکا بج رہا تھا۔ ایران کے لالہ زاروں میں آتش کدے روشن
تھے۔ رستم و سہراب کی سرزمین کے بہادر اور بزرگ فرزند آگ کے شعلوں کی چناب میں سجدہ
رہتے تھے۔ مسیحی دنیا میں ایک خدائے برتر و دانائی جگہ باپ، بیٹا اور روح القدس تین
خداؤں کی پرستش ہو رہی تھی۔ اور جزیرہ نما عرب کی تو حالت ہی نہ پوچھئے۔ راہ چلتے
کوئی پتھر پسند آ گیا، اس کی تراش خراش کی اور اسے اپنی محراب عبادت کی زینت بنا دیا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے رسول نے اعلان کیا کہ آسمان (عالم علوی) اور زمین (عالم سفلی) اندھیرا اور نور یہ سب مخلوق ہیں اور اپنے وجود اپنی حیات اپنی نشو و نما اور اپنی بقاء میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ اے اشرف انسانیت کے پاسبانو! اے سچے علم و دانش کے غواصو! تم خود ہی بناؤ کیا حصص یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے خالق سے منہ موڑ کر حقوق کے بندے بن جاؤ۔ غنی اور صدق کی جگہ محتاج اور بے بس کی عبادت کرنے لگو۔ یہ ہر چہر حسین و جمیل سہی پُر ہیبت و مہ جلال سہی، مفید اور نفع بخش سہی، لیکن یہ حسن و جمال، یہ ہیبت و جلال، یہ افادیت اور نفع رسانی ان میں آئی کہاں سے؟ یہ اسی ذات برتر و اعلیٰ کے فضل و کرم کی جلوہ طرازی ہے جس نے انھیں نیست سے بہت کیا۔ عدم سے موجود کیا، قہر و ستاکش اسی کی ہوئی چاہیے۔ ہر تعریف و توصیف کا وہی مستحق ہے۔ اس حقیقت کے چوٹ نظر اس سورہ پاک کا آغاز اس آیت کریمہ سے فرمایا گیا۔ ذرا غور کیجئے انداز بیان کتنا ناصحانہ اور مشفقانہ ہے کسی کی کج روی کا ذکر کیے بغیر، کسی کا نام تک لیے بغیر، اس مختصر سے جملے سے شرک کی لاتعداد قسموں کا بطلان کر کے رکھ دیا جو مختلف اقوام میں رائج تھیں۔ (تفسیر فیہ القرآن)

☆ حقوق کی خصوصاً حضرات انبیاء و اولیاء کی تعریفیں کرنا شرعاً منع نہیں بلکہ اگر نیت خیر سے ہوں تو عبادت ہے کہ یہ تمام تعریفیں بالواسطہ اللہ تعالیٰ کی ہی تعریفیں ہیں کہ بندہ جو بھی بنا، اللہ تعالیٰ کے بنانے سے بنا۔ صنعت کی تعریف سے صانع خوش ہوتا ہے کتاب کی تعریف سے مصنف خوش ہوتا ہے خط کی تعریف سے لکھنے والا خوش ہوتا ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ یا اُن کے صحابہ و اہل بیت و اولیاء اللہ کی تعریف سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ اسی نے اُن کو قائل تعریف بنایا ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ - سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

☆ حمد الہی بہترین عبادت ہے مگر جب کہ حضور ﷺ کی تعلیم کے ماتحت ہو۔ اپنی رائے اپنی عقل سے تعریف نہ عبادت ہے نہ مقبول۔ تمام عبادات کا یہی حال ہے کہ حضور ﷺ کی تعلیم کے مطابق ہوں تو عبادت ہیں ورنہ بیکار بلکہ مضر و نقصان رساں۔

☆ جسمانی و روحانی ائمہ حیریاں بہت زیادہ ہیں اور روشنی صرف ایک۔ اس آیت میں الظلمات بہت زیادہ ائمہ حیرے (جمع) فرمایا اور النور (روشنی صرف ایک) فرمایا۔ کفر و شرک بہت ہیں ایمان صرف ایک۔ فسق بہت ہیں تقویٰ و پرہیزگاری صرف ایک۔ ☆ شرک کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی بندے کو رب تعالیٰ کے برابر مانا جائے خواہ بندے کا مرتبہ اتنا اونچا سمجھا جائے کہ وہ خدا کے برابر ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کا درجہ اتنا ہی نیچا سمجھا جائے کہ وہ بندوں کے برابر ہو جائے۔ مشرکین عرب فرشتوں کو اور عیسائی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ کی اولاد مانتے ہیں یہ عقیدہ شرک ہے کہ اس میں بندہ کو رب تک پہنچا دیا۔ بعض مشرکین اللہ تعالیٰ کو اپنے معبودوں کا حاجت مند جانتے ہیں یہ شرک ہے کہ انھوں نے رب تعالیٰ کو نعوذ باللہ نیچا کر کے بندوں کے برابر کر دیا۔ اگر برابر کا عقیدہ نہ ہو تو شرک نہیں۔ لہذا انبیاء و اولیاء کو باذن الہی حاجت روا یا مشکل کشا ماننا شرک نہیں۔

﴿فَقَطِّعْ ذَابِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الانعام/۴۵)
 پھر (جاری گرفت سے) ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (اس کا شکر ہے) جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ظالم سے نہایت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ادا کرتا چاہئے)
 ظالم قومیں جن کی چیرہ دستیوں سے اللہ کی مخلوق تک آجکی ہوئی ہے جب تباہ و برباد کر دی جاتی ہیں تو ہر طرف الطینتان اور آرام کا سانس لیا جاتا ہے اور واقعی وہ لمحہ اس قابل ہے کہ مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ اپنے رب کریم کی حمد و ثناء کے گیت گائیں جس نے اُن کی بے بسی اور بے بسی پر ترس کھا کر ان جابر ظالموں کی قید غلامی سے نجات بخشی۔

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾ (الاعراف/۴۳)
 اور (جنت میں پہنچنے کے بعد) وہ لوگ کہنے لگے تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچا دیا اور ہم کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچتے اگر اللہ ہل شانہ ہم کو نہ پہنچاتا۔ (نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجالانا چاہئے)

جنت میں پہنچنے کے بعد جنتی اپنے رب مجید کی حمد و ثناء اور اعترافِ نعمت و احسان میں مگھو جائیں گے۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ 'سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ'**
 امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے کہ اس ذاتِ پاک نے ہمیں قدرت بھی بخشی اور دین اسلام کو قبول کرنے کا قوی جذبہ بھی دل میں پیدا کر دیا کہ ہم دین اسلام کو قبول کر سکے۔

اہل جنت جب دخولِ جنت اور حصولِ مراتب کو محض اپنے رب کی دین اور عطا یقین کرتے ہوئے اس کی حمد و ثناء میں زمزمہ سنج ہوں گے تو بارگاہِ الہی سے آواز آئے گی کہ مبارک ہو ہم نے تمہارے نیک اعمال کی وجہ سے تم پر اپنا یہ احسان فرمایا ہے۔ بندے کی شانِ بندگی کا تقاضا یہی ہے کہ جن انعامات و احسانات سے نوازا جائے اُسے اپنے رب کا فضل و کرم یقین کرے اور رب کریم کی شانِ بندہ نوازی یہ ہے کہ اپنے بندوں کے اعمال جو سراپا نقص ہی نقص ہیں اور اخلاص و نیاز کے کتنے ہی اونچے مقام پر کیوں نہ فائز ہوں اللہ تعالیٰ کی شانِ قد و سیت و سبوحیت کے شایان نہیں اُن کو وہ شرف قبولِ عطا فرما کر ان ابدی نعمتوں کا سبب بنادے حالانکہ انسان کی ساری عمر کی نیاز مندیاں و عبادت گزاریاں کسی ایک نعمت کا بھی معاوضہ نہیں ہو سکتیں جن سے وہ اس دنیاوی زندگی میں لطف اندوز ہوتا رہا ہے۔

☆ جنت میں کوئی عبادت روزہ نماز حج جہاد زکوٰۃ وغیرہ نہ ہوگا مگر تلاوت قرآن مجید حمد الہی تسبیح اللہ تعالیٰ کا شکر پرہیز و غیرت وغیرہ وہاں بھی ہوں گے۔

☆ ہدایت نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے جو محض اس کے فضل و کرم سے ملتی ہے اس لئے انسان اس پر تازہ کرے بلکہ شکر ادا کرے۔

«الَّتَابِعُونَ الْعِبَادُونَ الْحَبِذُونَ الْمُتَابِعُونَ الزَّاكِفُونَ السَّاجِدُونَ الْأَبْرَارُونَ
بِالتَّغَرُّوبِ وَالنَّاهُونَ عَنِ التَّنَكُّرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِيرِ الْمُؤْمِنِينَ»
(البقرہ/۱۱۳) (ان مجاہدین کے اوصاف جن کے نفوس کو اللہ جل شانہ نے جنت کے بدلہ
میں خرید لیا ہے یہ ہیں کہ) وہ گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت
کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہیں۔ روزہ رکھنے والے ہیں
(یا اللہ کی رضا کے لئے ستر کرنے والے ہیں) رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں (یعنی نمازی
ہیں) نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں اور بُری باتوں سے روکنے والے ہیں (تبلیغ
کرنے والے ہیں) اور اللہ کی حدود کی (یعنی احکام کی) حفاظت کرنے والے ہیں
(ایسے) مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ مُبَشِّرَانِ اللَّهِ وَبَحْثِيهِ ' مُبَشِّرَانِ اللَّهِ الْعَظِيمِ
«دَعُوهُمْ فِيهَا سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَتَجِئْتَهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَأَجْرٌ دَعَوْتَهُمْ أَنْ الْخُذْ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ» (یونس/۱۰) (اُن جنتیوں کے) منہ سے یہ بات نکلی گی سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ
اور آپس میں اُن کا سلام ہوگا السلام (علیکم اور جب دُنیا کی دقتوں کو یاد کریں گے اور خیال
کریں گے کہ اب ہمیشہ کے لئے ان سے خلاصی ہوگئی تو) آخر میں کہیں گے الْخُذْ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ -

یہاں پر دعویٰ دُعا کے معنی میں ہے اہل جنت کی دُعا جنت میں پہنچنے کے بعد یہ ہوگی کہ
وہ سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ کہتے رہیں گے یعنی اللہ جل شانہ کی تسبیح کریں گے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دُعا تو عرف عام میں کسی چیز کی درخواست اور کسی مقصد
کے طلب کرنے کو کہا جاتا ہے۔ سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ میں نہ کوئی درخواست ہے نہ طلب۔ اس
کو دُعا کس حیثیت سے کہا گیا؟ جواب یہ ہے کہ اس کلمہ سے اتلانا یہ مقصود ہے کہ اہل جنت کو
جنت میں ہر راحت ہر مطلب من مانے انداز سے خود بخود حاصل ہوگی کسی چیز کو مانگنے اور

درخواست کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی اس لئے درخواست و طلب اور معروف دعا کے قائم مقام اُن کی زبانوں پر صرف اللہ تعالیٰ کی تسبیح و حمد ہوگی اور وہ بھی دنیا کی طرح فریضہ عبادت ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ اس کلمہ تسبیح و تحمید سے لذت محسوس کریں گے اور اپنی خوشی سے **سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ** کہا کریں گے۔ اس کے علاوہ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'جو بندہ میری حمد و ثنا میں ہر وقت لگا رہے یہاں تک کہ اس کو اپنے مطلب کی دعا مانگنے کی بھی فرصت نہ رہے تو میں اُس کو تمام مانگنے والوں سے بہتر چیز دوں گا یعنی بے مانگے اس کے سب کام پورے کر دوں گا' اس حیثیت سے بھی لفظ **سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ** کو دعا کہہ سکتے ہیں۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ** اس معنی کے اعتبار سے صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب کوئی تکلیف و بے چینی پیش آتی تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ ' لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ' لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ -

اور امام طبری نے فرمایا کہ سلف صالحین اس کو دعا کر ب کہا کرتے تھے اور مصیبت و پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگا کرتے تھے۔ (تفسیر قرطبی)

اور امام ابن جریر ابن منذر وغیرہ نے ایک یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ اہل جنت کو جب کسی چیز کی ضرورت اور خواہش ہوگی تو وہ **سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ** کہیں گے یہ سنتے ہی فرشتے اُن کے مطلب کی چیز حاضر کر دیں گے گویا کلمہ **سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ** اہل جنت کی ایک خاص اصطلاح ہوگی جس کے ذریعہ وہ اپنی خواہش کا اظہار کریں گے اور ملائکہ ہر مرتبہ اس کو پورا کر دیں گے۔ (روح المعانی و قرطبی) اس لحاظ سے بھی **سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ** کو دعا کہا جاسکتا ہے

جنت میں جنتیوں کا حال یہ ہوگا کہ جب وہ رب تعالیٰ سے کچھ عرض و معروض کرنا چاہیں گے اور جب آپس میں ملاقات کے وقت بات چیت شروع کریں گے اور جب اپنے خدام کو بلائیں گے یا ان سے کوئی چیز منگائیں گے تو بلند آواز سے کہیں گے **سُبْحَانَ اللَّهِ** اور جب رب تعالیٰ سے عرض و معروض کر چکیں گے یا جب آپس کی بات چیت ختم کریں گے اور جب نعمتیں کھا چکیں گے تو آخر میں کہیں گے **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**۔

غرض کہ ان کے ہر کام کی ابتداء بھی اللہ کے ذکر سے ہوگی اور انتہاء بھی اس کے ذکر پر۔ جس کی ابتداء و انتہاء اللہ کے ذکر سے ہو تو سارے کام ہی مبارک ہوں گے۔ اپنے ہر کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے کرنا جنتیوں کا کام ہے اس لئے نمازی اپنی نماز **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** سے شروع کرتا ہے گویا وہ جنت میں ہوتا ہے۔

ہر کام کی انتہاء اللہ تعالیٰ کی حمد پر کرتا جنتیوں کا طریقہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کھانا کھا کر پانی پی کر 'نئے کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے۔ جس کام کے اول و آخر میں اللہ کا ذکر ہوا امید ہے کہ سارا کام مبارک ہوگا۔

اہل جنت کا دوسرا حال یہ تلا یا کہ **﴿تَجِيئُتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ﴾** اللہ جل شانہ کی طرف سے یا فرشتوں کی طرف سے اہل جنت کا استقبال لفظ 'سلام' سے ہوگا یعنی یہ خوشخبری کہ تم ہر تکلیف اور ناگوار چیز سے سلامت رہو گے۔ یہ سلام خود حق تعالیٰ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے جیسے سورہ یٰسین میں ہے **﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ وَحِيمٌ﴾** اور فرشتوں کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے **﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ﴾** سلام علیکم یعنی فرشتے اہل جنت کے پاس ہر دروازہ سے سلام لے کر کہتے ہوئے داخل ہوں گے۔ (روح المعانی)

تیسرا حال اہل جنت کا یہ تلا یا کہ **﴿وَاجِزُ دَعْوُهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾** یعنی اہل جنت کی آخری دعا **﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾** ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ اہل جنت کو جنت میں پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی نصیب ہوگی جیسا کہ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالہ میں فرمایا کہ جنت میں پہنچ کر عام اہل جنت کو معرفت کا وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں علماء کا ہے اور علماء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو یہاں انبیاء کا ہے اور انبیاء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے اور حضور سید المرسلین نبی کریم ﷺ کو وہاں قرب خداوندی کا انتہائی مقام حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ اسی مقام کا نام 'مقام محمود' ہو جس کے لئے اذان کی دُعا میں آپ نے دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اہل جنت کی ابتدائی دعا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور آخری دعا «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ہوگی۔

احکام و مسائل : قرطبی نے احکام القرآن میں فرمایا کہ کھانے پینے اور تمام کاموں میں سنت اہل جنت کے اس عمل کے مطابق یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کرے اور الحمد لله پر ختم کرے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ بندہ جب کوئی چیز کھائے پئے تو بسم اللہ سے شروع کرے اور فارغ ہو کر الحمد لله کہے۔

مستحب ہے کہ دُعا کرنے والا آخر میں یہ کہا کرے «وَاجْزُ دَعْوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» اور قرطبی نے فرمایا کہ اس کے ساتھ بہتر یہ ہے کہ سورہ صافات کی آخری آیتیں بھی پڑھے یعنی «سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَنَّا يَصِفُونَ * وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ * وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» آپ کا رب جو عزت و عظمت والا ہے پاک ہے اُن چیزوں (جنتوں اور عقیدوں) سے جن کو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریف اللہ ہی کے واسطے ثابت ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ * سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ﴾ (ابراہیم/۳۹)
 تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھ کو (دو بیٹے) اسماعیل و اسحاق
 (علیٰ نبیہما الصلوٰۃ والسلام) عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑ کروڑ شکر ہے حمد ہے اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے عطا فرمایا
 مجھ کو اسماعیل فرزند اکبر جو میری سیکڑوں دعاؤں کی نشانی ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام
 نے اپنے پہلے بیٹے کا نام بھی اپنی دعا کی یادگار مناتے ہوئے اسماعیل رکھا جس کا ترجمہ ہے
 فریاد کو سُن لے یا اللہ۔ جس وقت سیدنا اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اس وقت سیدنا
 ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف (۹۹) سال تھی۔ (روح البیان)

بعض قول میں (۶۳) سال تھی اور مجھ کو دوسرا بیٹا اسحاق عطا فرمایا۔ اس وقت سیدنا ابراہیم
 علیہ السلام کی عمر (۱۱۲) سال تھی اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام (۱۳) سال کے بچے تھے۔
 صحیح روایت کے مطابق ذبح کا واقعہ ولادت سیدنا اسحاق علیہ السلام سے تقریباً دو سال پہلے
 ہو چکا تھا اور تعمیر کعبہ کا واقعہ چار سال بعد ہوا۔ اس وقت آپ نے یہ دعا مانگی بیشک میرا اللہ
 جو میرے سارے معاملات کا پروردگار ہے البتہ یقیناً قبولیت کا سننے والا ہے میری دعا کو۔

دعا کے آداب میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے
 خصوصیت سے کعبہ اللہ میں اس نعمت کا شکر ادا کیا کہ شدید بڑھاپے کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے
 اُن کی دعا قبول فرما کر اولاد صالح حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام عطا
 فرمائے۔ معلوم ہوا کہ مقدس مقامات پر خصوصیت سے دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد
 و ثناء کرنا چاہیے یہاں کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جو حمد و ثناء بیان کی ہے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے
 کہ یہ بچہ جو ہے یا رودہ دگار پچھل میدان میں چھوڑا ہے آپ ہی کا عطیہ ہے آپ ہی اس کی
 حفاظت فرمائیں گے۔ آخر میں حمد و ثناء کا کلمہ ﴿إِنَّ زَيْنَ لَمُتِّعُ الدُّعَاءَ﴾ سے کیا گیا
 یعنی بلاشبہ میرا پروردگار دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (الحکوت/۶۳) تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (پھر بھی وہ لوگ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے) بلکہ اکثر اُن میں سے ناسمجھ ہیں۔

کفار محض اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے دین اسلام کو قبول نہیں کر رہے ہیں۔ جس توحید کا کفار انکار کیا کرتے تھے اسی کا اقرار اپنی زبان سے کر رہے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو حمد و شکر بجالانے کا حکم فرما رہا ہے کہ آپ کی دعوت کی صداقت اتنی عیاں ہے کہ دشمن بھی اسے ماننے پر مجبور ہو گیا 'عَلَىٰ تَصَدِيقِكَ وَاطْهَارِ حُجَّتِكَ' (مستوری)

﴿يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِئْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا﴾

(بنی اسرائیل/۵۳) جس دن (صور پھونکنے کا اور تم کو زندہ کر کے) پکارا جائے گا تو تم مجبوراً اس کی حمد و ثناء کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور (ان حالات کو دیکھ کر) گمان کرو گے (کہ ہم دنیا میں اور قبر میں) بہت ہی کم مدت ٹھہرے تھے۔

معلوم ہوا کہ آخرت میں تمام عبادات ختم ہو جائیں گے مگر حمد الہی وہاں بھی ہوگی لیکن یہ حمد تکلفی نہ ہوگی بلکہ روحانی غذا ہوگی جیسے دنیا میں سانس لینا۔ کافروں کو اس وقت حمد الہی فائدہ مند نہ ہوگا۔ آخرت کی زندگی کے مقابلے میں دنیا اور بزرخ (قبر کی زندگی) بہت تھوڑی ہے۔

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلٰلِ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾ (بنی اسرائیل/۱۱۱) اور آپ (علی الامان) کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب تحمیر (بڑائی بیان) کیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ ذات پاک جو تمام صفات کمال سے موصوف ہے اور تمام محبوب و نفاکس سے منزہ ہے اس کے لئے ہر طرح کی تعریف زیادہ ہے اس آیت میں ہر قسم کے شرکانہ عقائد کی پُر زور تردید کردی۔

﴿قُلِّلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّيْنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (المومن/ ۲۸) (حضرت نوح

علیہ السلام کو خطاب ہے کہ جب تم کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالموں سے نجات دی۔ (آزائش اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا چاہئے)

حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کی دلا زاریوں سے تنگ آکر بارگاہ الہی میں فریاد کی تو آپ کو حکم ملا کہ ہماری ٹکا ہوں کے سامنے اور ہماری ہدایت کے مطابق کشتی بناؤ اور جب تور سے پانی اُٹنے لگے تو سمجھ لینا کہ عذاب الہی آن پہنچا ہے اُس وقت خود بھی اس میں سوار ہو جانا اور اپنے گھروالوں کو بھی سوار کر لینا۔ اور ہر چا نور کا جوڑا جوڑا بھی اس کشتی میں سوار کر لینا لیکن خاندان کے اُن لوگوں کے متعلق میری جناب میں عرض نہ کرنا جن کے متعلق قطعی فیصلہ ہو چکا ہے پھر فرمایا جب تم اور تمہارے ساتھی آرام سے کشتی میں بیٹھ جاؤ اور طوفان کا پانی ہر طرف پھیلنے لگے اور اس کی سطح ہر لمحہ بلند ہوتی جائے جس میں ان کی آبادی ڈوبنے لگے تو اس وقت تم اپنے رب کریم کی حمد و ثناء شروع کر دینا جس نے اس عالم قوم سے تمہیں نجات دی جو موج و شام تمہیں اذیتیں پہنچاتی اور مذاق کیا کرتی تھی۔

معلوم ہوا کہ کفار پر عذاب اور اُن کی بلاکت مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس پر شکر کرنا چاہئے۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ابو جہل کے قتل پر جحد و شکر ادا کیا اور عاشورہ کے دن روزہ رکھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا تھا۔ (نور العرقان)

﴿وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النمل/ ۱۵)

اور (حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے) کہا: تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندے پر فضیلت دی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا۔ اس علم سے مراد ذات خداوندی اور صفات الہی کی معرفت، دنیا کی ناپائیداری کا یقین، روز

قیامت پر پختہ ایمان۔ (تفسیر مظہری)

جہاں بھی یہ علم پایا جاتا ہے انسان عزت و عظمت کے بلند ترین مقامات پر فائز ہونے کے باوجود بھی بدست نہیں ہوتا، ناشکری اور ناشکرانی کی روش کبھی اختیار نہیں کرتا۔ قرآن کریم اپنے ماننے والوں کے دل و دماغ کو اسی علم کی روشنی سے منور کرنا چاہتا ہے اس نعت عظمیٰ پر جس انداز میں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے منعم حقیقی کی حمد و ثنا کر رہے ہیں وہ بتا رہا ہے کہ انھیں اس نعت کی قدر و قیمت کا پورا پورا احساس ہے۔ نعت کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد و ثنا کرنا چاہئے۔

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰی﴾ (النمل/۵۹)

آپ (خلیفہ کے طور پر) کہیے: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی زبان پاک سے اپنے خداوند کریم کی حمد و ثنا کریں جس نے ہمیشہ حق کا بول بالا کیا اور اہل حق کو اپنی تائید و نصرت سے سرفراز فرمایا اور جس کی یہ شان ہے وہی اس قابل ہے کہ انسان ہمیشہ ہمیشہ اس کی حمد کے ترانے گاتا رہے اور اس کی عظمت و کبریائی کا اعتراف کرتا رہے۔ اس کی حمد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ان نفوس قدسیہ کو فراموش نہ کیا جائے جو اپنے مولا کریم کا نام بلند کرنے کے لئے مصائب و آلام کے ہر پہاڑ سے ٹکرائے۔ دنیا بھر کی مثالوں کے باوجود ان کے عزم میں کبھی ٹپک پیدا نہ ہوئی۔ جو روستم کی ترکش کے ہر تیر کو اپنے سینے پر لیا اور پھر بھی مسکراتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس کی حمد کی جائے تو ان پاک ہستیوں پر بھی درود و سلام کے گھپائے رنگین نچھاور کئے جائیں۔ نیز اس آیت کے بعد کیونکہ توحید کا مبارک بیان شروع ہونے والا ہے اس لئے اس بیان کی اہمیت کے پیش نظر اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے پاک بندوں پر صلاۃ و سلام سے ہو رہا ہے۔

اسی لئے علماء اسلام جب بھی تقریر کے لئے کھڑے ہوتے ہیں یا کوئی خطبہ دیتے ہیں یا کوئی کتاب تالیف کرتے ہیں تو اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے اور اس کے نبی کریم پر درود و سلام سے کرتے ہیں۔ ولقد توارث العلماء والخطباء والوعاظ کابرأ عن کابر هذا الادب فحمدوا الله وصلوا على رسول الله ﷺ اسلم کل علم مفاد وقيل کل عظة وخطبة۔ (قرطبی)

اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ اور پختے ہوئے بندوں سے مراد حضور نبی کریم ﷺ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ الحمد للہ بھی کہا کریں اور یانہی سلام علیک بھی کہا کریں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندہ مصطفیٰ (منتخب بندے) ہیں انہیں سلام کرنے کا حکم ہے اس لئے نماز کے شروع میں الحمد للہ اور آخر میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل اللہ تعالیٰ کے سارے پنے ہوئے بندوں کو سلام کیا جاتا ہے۔

مسئلہ : اس آیت سے خطبہ کے آداب بھی ثابت ہوئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور انبیاء علیہم السلام پر درود و سلام سے شروع ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے تمام خطبات میں یہی معمول رہا ہے بلکہ ہر اہم کام کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام مستنون و مستحب ہے۔ (روح المعانی)

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ ۖ اٰتَايَهُ فَتَعَرَّفُوْا نَهَا ۖ﴾ (احقاف/۹۳) اور آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں وہ غریب تم کو اپنی نشانیاں دکھا دے گا پس تم ان کو پہچان لو گے۔

اے محبوب ﷺ ! ہم نے آپ پر جو فضل و کرم فرمایا ہے جو عزت و شان بخشی ہے رحمۃ اللعالمین کی جو خلعت فاخرہ آپ کو ازرانی فرمائی ہے اور تمہارے سر نیاز پر محبوب کا جو درخشاں تاج رکھا ہے شہر رسالت کے جس عظیم وار جند منصب پر جمیں فائز کیا ہے اور اس کے علاوہ جو بے انداز عنایات فرمائی ہیں ان پر ہماری حمد و ثناء کرتے رہو۔ ان منکروں پر ایک روز حقیقت خود بخود منکشف ہو جائے گی۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِیْمِ

﴿وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَبِيدٌ﴾ (آل عمران/ ۱۳)

اور جو شخص کفر کرے (ناشکری کرے) تو اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے تمام خوبیوں والا۔
اللہ تعالیٰ اداۓ شکر کا حکم دینے کے بعد اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا کہ اُس کے شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی میں اضافہ نہیں ہوتا اور کسی کی ناشکری سے اس کی شانِ عظمت میں کمی نہیں آتی۔ اگر کوئی شکر کرے گا تو اس کا اپنا پہلا ہوگا ناشکری کرے گا خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے سارا جہاں اس کا محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ حمید ہے اگر کسی کی زبان قال اس کی حمد و ثناء سے نہ ٹکٹاۓ تو زبانِ حال سے کائنات کا ذرہ ذرہ اُس کی حمد کے قصیدے گا رہا ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ 'سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران/ ۲۵ الزمر/ ۳) آپ کہہ دیجئے

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے (یہ لوگ نہیں مانتے) بلکہ اکثر اُن میں سے جاہل ہیں۔
کفر و شرک میں گمن یہ لوگ خرمستیاں کر رہے ہیں اُن خود فراموشوں سے پوچھو کہ آسمانوں کا خالق کون ہے؟ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کیا تمہارے ان خداؤں نے جنہیں تم نے کل اپنے ہاتھوں سے گھڑا اور معبود بنالیا؟ کیا آسمانوں اور زمین کے یہ خالق ہیں؟ انہیں ناچار یہ کہنا پڑے گا کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ حقیقت واضح ہو گئی سچ ظاہر ہو گیا اور منکرینِ توحید کو بھی توحید کا اقرار کرنا پڑا۔ آسمانوں اور زمین کا خالق بھی وہی ہے اور ان میں جو کچھ ہے اس کا مالک بھی وہی ہے زبانِ حال سے نہ سہی زبانِ حال سے ہر چیز تو اس کی شاکستری میں زمزمہ سنج ہے۔
اللہ تعالیٰ سب کا خالق مالک اور معبود ہے لہذا اساری تعریف و توصیف کا وہی مستحق ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ (آل عمران/ ۳۶)

بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے تمام خوبیوں والا ہے۔

کوئی اُس کی تعریف نہ بھی کرے تب بھی وہ سب خوبیوں والا ہے۔ حمید کا معنی علامہ
 آدوسی نے کیا ہے **المحمود فی جمیع شئونه** جو اپنی تمام شانوں میں تعریف و ستائش کا
 مستحق ہو (روح المعانی)

اللہ تعالیٰ غنی ہے اسے کسی کی ضرورت نہیں۔ سب کو اُسی کی ضرورت ہے کائنات کا ہر ذرہ
 زبان حال سے اسی کی ثناء و تسبیح کرتا ہے۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ**
 اگر طبیعت نیکی پر مائل نہ ہو اور برائی کی عادت نہ چھوٹی ہو تو چالیس دن تک تہائی میں
 یہ اسم یا حمید پڑھا جائے جلد ہی اخلاق اچھے ہو جائیں گے۔

نُرمی عادات چھڑانے کا عمل: یہ عمل بری عادات چھڑانے کے لئے بہت مؤثر ہے۔
 ایسے لوگوں کو ان سے برائی ختم کرنی ہو ان کو یہ اسم یا حمید روزانہ ۶۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر
 پانی دم کر کے پلائیں اور ۴۱ دن تک یہ عمل کریں ان شاء اللہ وہ برائی کو چھوڑ دیں گے۔
 ایسے ہی شریر بدچلن اور نافرمان اولاد کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے انہیں بھی دم شدہ پانی
 پلائیں وہ درست ہو جائیں گے۔

اخلاق حمیدہ کا پیدا ہونا: یہ اسم 'یا حمید' اخلاق حمیدہ پیدا کرنے میں بہت قوی اور
 مؤثر ہے۔ اسے کثرت سے پڑھنے سے زبان پر سچائی، اعمال میں اخلاص، کاموں میں نیک
 نیکی، عبادت میں خشوع اور خضوع، دل میں نرمی اور کردار میں عظمت پیدا ہوتی ہے اس کی
 زبان ہمیشہ گالی گلوچ سے پاک صاف رہے گی۔ لوگ اس کے اخلاق سے گرویدہ ہوں
 گے۔ جہاں اس کا ذکر ہوگا اچھے الفاظ سے ہوگا۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد روزانہ ایک سو
 مرتبہ اس نام کو پڑھے گا لوگ اس سے بہت اچھے اخلاق سے پیش آئیں گے۔ اگر دشمن بھی
 اس کے سامنے آئے تو نیچیں گناہ کر کے چلا جائے گا اور کبھی برائی سے پیش نہ آئے گا۔

تسخیر خلق اور محبت: یا حمید کے ذکر سے حب الہی پیدا ہوتی ہے اور حضور ﷺ سے
 بے پناہ محبت کا جذبہ دل میں جنم لیتا ہے۔ جس شخص کا نام محمود ہو اُس کے لئے اس اسم کا

ورد بہت اچھا ہے وہ لوگوں کی محبت کا مرکز بن جائے گا۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے تفسیر خلق بھی ہوتی ہے اس لئے جو شخص تفسیر کا حاکم ہو وہ اسے روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور دو سال تک پڑھتا رہے ان شاء اللہ حسب منشاء تفسیر حاصل ہوگی۔

بزرگ بننے کا وظیفہ: جو شخص یہ وظیفہ کثرت سے پڑھنے کا معمول بنالے اس میں بزرگی کے اوصاف پیدا ہوں گے اس کا دل یا دالہ میں سکون رہے گا۔ اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے گا۔ سب لوگ اس کا بیحد احترام کرنے لگیں گے۔ اگر کوئی اسے اذیت پہنچانے کی کوشش کرے گا تو نہیں پہنچا سکے گا۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ : اے بزرگی والے اے حمد والے۔

اللہ تعالیٰ سے دوستی کا وظیفہ: جو شخص يٰلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ۲۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے اور (۷) سال تک پڑھائی جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے اسم کے ذکر کی بدولت دوست بنالے گا اور اگر کوئی سالک فنا کی منازل عبور کرنے کے بعد اس اسم کو دن رات پڑھنے لگے تو اس کی ولایت ظاہر ہو جائے گی اور اس کے پاس آنے والے بے پناہ فیوض و برکت حاصل کریں گے۔ يٰلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ : اے دوست اے حمد والے۔

دولت مند بننے کا وظیفہ: جو شخص يٰاَغْنِيْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ (اے غنا والے اے حمد والے) تین سال تک روزانہ ۳۰۰۰ مرتبہ پڑھتا رہے ان شاء اللہ وہ دولت مند بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے نوازے گا ہر ملنے والے اس سے عزت سے پیش آئے گا۔

يَا حَيُّوْمُ کا جامع وظیفہ: یہ وظیفہ 'يَا حَيُّوْمُ' کا مفضل اور جامع وظیفہ ہے اور یہ حصول عزت اور سرداری کے لئے بہت مجرب ہے لہذا جو شخص اس وظیفہ کو ۵۰۰۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے گا اسے اس کے تمام فوائد حاصل ہوں گے۔ وظیفہ یہ ہے۔

يَا حَيُّوْمُ الْفِعَالُ ذَا الَّذِي عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ يُلْقِيهِ يَا حَيُّوْمُ

(اے اپنے افعال کی حمد والے اپنی مخلوق پر احسان اور مہربانی کرنے والے) اے حمد والے

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ﴾

(سہا) سب تعریفیں اللہ کے لئے جو مالک ہے ہر اس چیز کا جو آسمانوں میں ہے اور ہر اس چیز کا جو زمین میں ہے اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں آخرت میں۔

یعنی کائنات کی بلند یوں اور پستیوں میں ہر چھوٹی اور بڑی چیز کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے مالک بھی وہی ہے اور ہر چیز اسی کے فرمان کے سامنے سرافگندہ ہے جو زیبا کی، جو خوبی کہیں نظر آ رہی ہے اسی کے لطف و کرم کا پتہ تو ہے جو جمال و کمال کسی میں پایا جاتا ہے اسی کے حسن ازل کی جلوہ نمائی ہے اسی لئے ہر قسم کی حمد و ثنا کا وہی مستحق ہے۔

تمام چیزیں اسی کی مخلوق ہیں اور ھیچہ اُس کی مملوک کہ دوسروں کی ملکیت عارضی و مجازی ہے حقیقی دائمی اس کی ملکیت ہے۔

صرف اس جہاں قاتی کی ہی ہر چیز اُس کی نہیں بلکہ عالم آخرت کی ہر شے کا خالق و مالک بھی وہی ہے وہاں بھی اسی کی مکرانی ہوگی جو نعمت کسی کو ملے گی اسی کے جود و عطا کا کرشمہ ہوگا اس لئے وہاں بھی ہر قسم کی حمد و توصیف کا سزاوار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اس دنیا میں تو کئی غلط اندیش اس کو چھوڑ کر فیروں کی حمد کرتے رہتے ہیں لیکن قیامت کے دن سارے حجاب اٹھ جائیں گے حقیقت اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ عیاں ہو جائے گی وہاں حمد ہوگی تو صرف اس مالک يوم الدين کی۔

قیامت میں دنیا دار کی تعریف کوئی نہ کرے گا صرف رب کی حمد ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی تعریف اللہ تعالیٰ کی ہی تعریف ہے کیونکہ قیامت میں حضور نبی مکرم ﷺ کی بہت حمد ہوگی۔ رب تعالیٰ آپ کو محبوب بیت اور محمودیت کے اعلیٰ مقام پر مبعوث اور قائم فرمائے گا ﴿عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّخْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل/ ۷۷)

بھلائی فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر۔۔۔ جس کی جلالت شان کو دیکھ کر دنیا بھر کی زبانیں تیری ثنا گسری اور حمد و ستائش میں مصروف ہو جائیں گی۔

مقام محمود کی وضاحت فرماتے ہوئے خود نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي اشْفَعُ فِيهِ لَامَتِي** یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا۔
 اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی حمد میں ایمان ہے عبادت ہے۔ کلمہ طیبہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کی بھی حمد ہے جو عبادت ہے۔ نماز میں حضور ﷺ کی بھی حمد ہے جو عبادت ہے۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ قَابِلُ السُّنُوبِ وَالْأَرْضِ﴾ (فاطر/۱)

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور زمین کا۔
 حمد کہتے ہیں کسی کے کمالات اختیار یہ پر اُس کی توصیف اور ثناء کرنا، کیونکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تمام کمالات اختیار یہ سے موصوف ہے اس لئے حقیقی حمد و ثناء اسی کے لئے سزاوار اور اسی کے لئے مخصوص ہے باقی جہاں کہیں کوئی خوبی اور کمال پایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور دین ہے اس لئے جس چیز کی بھی ثناء کی جائے درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی ہی ثناء ہوگی جس نے اس شخص یا چیز کو اس کمال و خوبی سے متصف فرمایا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ (فاطر/۱۵)

اے لوگو تم محتاج ہو اللہ کے اور وہ بے نیاز ہے اور تمام خوبیوں والا ہے۔
 اے لوگو! تم اپنے وجود میں اپنی بقاء میں اپنی نشو و نما میں..... غرض کہ دونوں جہاں کی زندگی میں ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے محتاج ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ آنکھ جھپکنے کی دیر یا اس سے بھی کم کے لئے اپنی نگاہ لطف پھیر لے تو قصیں ہوش آ جائے۔ تم سب اس کے محتاج ہو اور وہ بے نیاز ہے۔ کوئی اُس کی تعریف نہ بھی کرے جب بھی وہ سب خوبیوں والا ہے۔ تم سب اُس کے بندے ہو، بندگی کا تقاضا ہے کہ اپنے مولیٰ کی خوب تعریف و توصیف بیان کرے۔
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ الَّذِي أَهْلَأَنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا فُجُورٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ﴾ (فاطر/۳۵)
 (جب مسلمان جنت میں داخل ہوں گے) تو کہیں گے تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے (ہمیشہ کے لئے) رنج و دور کر دیا۔ بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا بڑا قدر کرنے والا ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے مقام میں پہنچا دیا جہاں ہم کو نہ کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی محسوس پہنچے گی۔

مصیبت و تکلیف اور رنج کے دور ہونے پر اور پریشانیوں و تکالیف سے نجات حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا چاہئے۔

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَ ۝ وَآلَوْزَقْنَا الْأَرْضَ نَنْتَبِئُ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرُ نَفْسًا ۚ فَنِغْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ﴾ (الزمر/۷۴)
 ہوں گے تو کہیں گے کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس زمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہے مقام کریں، نیک عمل کرنے والوں کا یہی اچھا بدلہ ہے۔

اور جن خوش نصیبوں کے بارے میں بخش دینے کا فیصلہ ہوگا ان کو بڑی عزت و اکرام سے نعم جنت کی طرف فرشتے لے جائیں گے۔ کیا دلکش منظر ہوگا، ان پاک نفس لوگوں کو گردہ و درگردہ جنت میں داخل کیا جائے گا اور سب سے پہلے داخل ہونے والے ہمارے آقا و مولیٰ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔

مسلم شریف کی حدیث ہے: انا اول من يقدح باب الجنة یعنی حضور ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکناؤں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اُسے کھولنے کے لئے کہوں گا تو جنت کا
خازن پوچھے گا۔ آپ کون ہیں؟ میں اپنا نام بتاؤں گا تو وہ کہے گا کہ مجھے آپ کے متعلق ہی حکم
دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

﴿وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِئِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ
بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الزمر/۷۵)

آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے چاروں طرف حلقہ باندھے کھڑے ہوں گے
اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہوں گے اور اس دن تمام بندوں کا ٹھیک ٹھیک
فیصلہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف سے کہا جائے گا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (تمام
تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے)

دوزخی دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے اور اہل جنت فردوس بریں میں
اقامت گزریں ہو جائیں گے اس وقت نورانی ملائکہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے ارد گرد حلقہ
باندھے اپنے رب کریم کی حمد و ثناء کے گیت گارہے ہوں گے۔

اس دن تمام بندوں کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف سے کہا جائے گا
﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام عالم کا
پروردگار ہے) یہ حمد کرنے والے کون ہوں گے؟ علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں ای نطق
القوم اجمعه ناطقه وبہیمہ للہ رب العالمین یعنی کائنات کی ہر چیز اپنے خالق
و مالک کریم و رحیم پروردگار کی حمد کرے گی۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿قُلِ لِلّٰهِ الْخَلْقُ وَرَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الاحقاف/۳۶)

پس اللہ ہی کے لئے تمام تعریف ہے جو پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورہ الاحقاف کا اختتام کس شاندار اور اثر آفریں انداز سے ہو رہا ہے عالم کے سامنے
مٹا کر انکار کرنے والے انکار کرتے رہیں اور اس پر اپنے لاطائل و لائکس کا انبار لگاتے
رہیں۔ شرک کرنے والے اپنا مذکا لا کرتے رہیں اور شرک کو ثابت کرنے کے لئے وہ لاکھ
جتن کرتے رہیں ان کے انکار سے حقیقت نہیں بدل جائے گی کوئی مانے یا نہ مانے ہر قسم کی
تعریفوں اور ثناء گستریوں کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے جو آسمانوں کا رب زمین کا رب
بلکہ سب جہانوں کا رب ہے سچی اور سرمدی عظمتیں اور ہر طرح کی بڑائیاں اسی کو زیبا ہیں
آسمانوں اور زمین میں اسی کی کبریائی کا ذکر گنج رہا ہے وہی سب پر غالب اور بڑا دانہ ہے۔

﴿وَمَا نَقْمُوا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ الَّذِیْ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ﴾ (الہرون/۷)

(ایک کافر بادشاہ کے مسلمانوں کو ستانے اور تکلیفیں دینے کا اوپر سے ذکر ہے)
اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا مجھ اس کے کہ وہ خدا پر ایمان
لے آئے تھے جو زبردست ہے اور تعریف کا مستحق ہے اسی کے لئے سلطنت ہے آسمانوں کی
اور زمین کی۔

اللہ تعالیٰ کی سحرانی کاسدہ آسمانوں اور زمین میں چل رہا ہے کائنات ارضی و سماوی میں
کوئی پتہ کوئی ذرہ اس کے حکم کے بغیر جنبش نہیں کر سکتا۔ بلندیوں اور پستیوں میں کوئی چیز
ایسی نہیں جس کا اُسے علم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔

﴿وَاللَّيْلَةَ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ﴾ (الاحقاف/ ۵)
 اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اُن لوگوں کے لئے جو زمین میں
 رہتے ہیں اُن کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

فرشتے اپنی پاک اور نوری زبانوں سے اُن تمام عیوب و نقائص سے اللہ تعالیٰ کی پاکی
 بیان کر رہے ہیں جو انسان اپنے خالق کی طرف منسوب کرتا ہے اُس کی صفات کمال کا ذکر
 کر کے اس کی حمد و ثنا کے گیت گارہے ہیں اور اس کے ساتھ اولاد آدم کے لئے مغفرت
 طلب کرتے ہیں اسی وجہ سے عذاب ٹلا ہوا ہے اور فسق و فجور کی گرم بازاری کے باوجود
 بساط عالم اُلت نہیں دی جاتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت ملائکہ برحق ہے۔ دوسرے
 یہ کہ فرشتوں کو اس شفاعت کا اذن مل چکا ہے اور آج وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں
 پھر حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفاعت میں کیوں تامل ہے ! جب اللہ تعالیٰ
 کسی کو کچھ دینا چاہتا ہے تو مقبول بندوں کی دُعا سے دیتا ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو
 بخشا چاہتا ہے تو فرشتوں سے کہہ دیا کہ اُن کے لئے بخشش مانگا کرو۔ حضور نبی کریم ﷺ
 کو راضی کرنا ہو تو اُن کے غلاموں کو دعائیں دو۔ فرشتے حضور نبی کریم ﷺ کو راضی
 کرنے کے لئے آپ کی اُمت کو دعائیں دیتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ حضور نبی کریم ﷺ
 کے صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار (سادات گرام) کے دُعا گور ہیں۔

﴿وَإِنَّ مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾ (بنی اسرائیل/ ۴۴)
 اور اس کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں مگر وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور اس کی حمد
 کرتے ہوئے۔ لیکن تم اُن کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔

مفسر عظیم حضرت صدر الافاضل علامہ سید فہیم الدین اشرفی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر زعمہ چیز اللہ عزوجل کی تسبیح کرتی ہے اور

ہر چیز کی تسبیح اس کی حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا ہے کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹنا یہ بھی تسبیح کرتا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔
(تفسیر قرآن العرقان)

ہر چیز زبانِ قال سے رب تعالیٰ کی تسبیح خواں ہے صرف زبانِ حال سے نہیں کیونکہ حال تو ہر عاقل سمجھ جاتا ہے ہاں اُن کا قال سمجھ سے وراء ہے۔ بعض صالحین وہ قال بھی جانتے ہیں اور اُن کی تسبیح سنتے ہیں چنانچہ صحابہ کرام کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے ستون کے رونے کی آواز سنی۔

خیال رہے کہ اگرچہ ہر چیز تسبیح پڑھتی ہے لیکن ان تسبیحوں کی تاثیروں میں فرق ہے اس ہی لئے سبزے کی تسبیح سے میت کے عذابِ قبر میں تخفیف ہوتی ہے اگرچہ خود کفن اور قبر کی مٹی بھی تسبیح پڑھ رہی ہے اس لئے قبروں پر پھول و ہزہ ڈالتے ہیں۔ ایسے ہی کافر و مومن کی تسبیح کی تاثیر میں فرق ہے بلکہ خود مومنوں میں ولی اور غیر ولی کی عبادات میں فرق ہے۔
(تفسیر نور العرقان)

کائنات کی بلند یاں اور پستیاں اور اُن میں بسنے والی ہر چیز بلا استثنا اس کی تسبیح بھی کر رہی ہے اور اس کی حمد بھی بیان کر رہی ہے یعنی وہ بر صیب اور نقص سے پاک ہے اور ہر صفتِ کمال سے متصف ہے لیکن تم اُن کی تسبیح و تحمید کو سمجھنے سے قاصر ہو۔ بعض علماء کا خیال تو یہ ہے کہ ذی عقل اور جاندار چیزیں تو زبانِ قال سے اس کی حمد و ثناء کے گیت گارہی ہیں اور بے زبان چیزیں زبانِ حال سے اپنے خالق کی حکمت و قدرت کی طرف اشارہ کر رہی ہیں لیکن احادیثِ پاک سے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز مصروفِ حمد و ثناء ہے۔ امام بخاری نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا لَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُوَكِّلُ کہ کھانا جب کھایا جا رہا ہو تو ہم اُس کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

امام مسلم نے حضرت جابر بن سدرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنِّیْ اَعْرِفُ حَجْرًا یُّبَکِّکَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلٰی قَبْلِ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاَن

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام دیا کرتا تھا۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں متعدد مقامات پر کعبہ کے اس ستے کا ذکر کیا ہے جس سے حضور نبی کریم ﷺ ایک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اور جب منبر بن گیا اور حضور ﷺ نے اس کے ساتھ ایک لگا کر خطبہ دینے کے بجائے منبر پر خطبہ دیا تو وہ دلفگار بحر محبوب کی تاب نہ لا کر رو پڑا۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن اشیاء کو ہم بے عقل اور بے حس خیال کرتے ہیں وہ بھی ادراک اور حس رکھتی ہیں لیکن ہم ان کی قوتوں کا ادراک نہیں کر سکتے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

حکایت : صاحب نزہۃ المجالس نے ایک بزرگ کی حکایت نقل کی ہے کہ انھوں نے قرآن پاک کی جب یہ آیت پڑھی ﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾ (اور اس کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں مگر وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور اس کی حمد کرتے ہوئے) تو ان کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر ان چیزوں کی آواز ہمیں سنائی کیوں نہیں دیتی؟ یہ خیال آتے ہی انہیں پیشاب کی حاجت ہوئی اور وہ لوٹنے کی طرف لپکے تو لوٹنے سے آواز آنے لگی 'اللہ اللہ' انہوں نے لوٹنے سے جو اللہ عزوجل کا نام پاک سنا تو شرمائے کہ اس ذکر اللہ کرنے والے کو بیت اللہ میں کیسے لے جاؤں؟ یہ تو بے ادبی ہوگی۔ تو پھر ڈھیلا اٹھانے پر مجبور ہوئے سب ڈھیلوں سے آواز آرہی تھی 'اللہ اللہ' اب وہ حیران ہوئے کہ ان ڈھیلوں کو بھی بیت اللہ میں کیسے لے جاسکتا ہوں جو اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ الغرض وہ جس طرف بڑھتے ہیں ہر چیز سے اللہ اللہ کا ورد سننے پر حیران ہوئے کہ کیا کروں۔ اتنے میں فیی آواز سنئی کہ کچھ سمجھے؟ کہ ہم ان چیزوں کی آواز تمہارے کانوں کو اسی لئے نہیں سننے دیتے تاکہ تمہارے کاروبار (زندگی کے سارے کام) نہ رُک جائیں۔ وہ بزرگ فوراً جہد سے میں گر گئے اور اپنے دوسرے دل کی معافی چاہی۔ (نزہۃ المجالس)

الغرض یہ حقیقت ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تصنیع بیان کرتی ہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر چیز بے خود ہے لیکن اس راز کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کے کان حق آشنائیں۔ صرف بلبل ہی اپنے پھول پر تصنیع خواں نہیں بلکہ ہر ایک کا ثنا خود اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہا ہے۔

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنے کمرے میں زیور پڑھ رہے تھے دیکھا کہ مٹی میں سے ایک سرخ کیڑا نکلا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا کہ اس کیڑے کو اللہ عزوجل نے کس بات کے لئے بنایا ہے؟ اللہ عزوجل نے کیڑے کو حکم دیا اور وہ کہنے لگا کہ میرا دن ایسا ہے کہ اللہ عزوجل نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ہر روز ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھا کروں **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** (اللہ عزوجل پاک ہے اور اللہ عزوجل کی حمد ہے اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے) اور میری ہر شب اس طرح گزرتی ہے کہ رات کو میرے اندر اللہ عزوجل نے یہ بات ڈال دی کہ ہر رات کو ایک ہزار مرتبہ یہ ورد شریف پڑھوں۔
اللهم صلي على محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وسلم۔ اے اللہ (عزوجل) محمد نبی امی ﷺ پر رحمت فرما اور آپ کی آل و اصحاب پر سلامتی فرمایا۔ (مکلفہ القلوب)

(۱۶) شفاء شریف میں ہے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں جا رہا تھا ایک مقام پر پہاڑوں کا سلسلہ آیا ہم ابھی زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ ایک آواز آئی۔ بڑی پیاری پیاری آواز تھی الفاظ یہ تھے **الصلوة والسلام عليك يا رسول الله** 'الصلوة والسلام عليك يا رسول الله' سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے چاروں طرف دیکھا آواز تھی مگر آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا۔ دو بار وہی آواز آئی مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا تو میں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آقا!

ان پہاڑوں میں آپ کا کون عاشق ہے جو اس محبت و ذوق سے درود پڑھ رہا ہے؟
 حضور ﷺ نے فرمایا، تمہیں وہ پہاڑ نظر آ رہا ہے؟ کہا: ہاں۔ اس کے اوپر ایک چوٹی
 نظر آتی ہے۔ کہا: ہاں۔ اُس کے اوپر ایک پتھر موجود ہے۔ کہا: ہاں۔ تو فرمایا وہ پتھر
 مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھ رہا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام عليك يا رسول الله

﴿فَتُصْبِحُنَا لَلَّوِ حِينَ تَنْفُسُوْنَ وَحِينَ تُصْبِحُوْنَ ۚ وَلَهُ الْخُفْدُ فِي السَّوْتِ
 وَالْأَرْضُ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ﴾ (الروم/ ۱۷)

اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اسی کے لئے ساری
 تعریفیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں نیز (پاکی بیان کرو) سہ پہر کو اور جب تم دوپہر
 کرتے ہو (یعنی ہر آن اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کریں)۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھو کیونکہ ان اوقات میں تسبیح پڑھنے کے بڑے فضائل وارد ہیں ان
 وقتوں میں نمازیں پڑھو کیونکہ نماز میں تسبیح و تحمید سب ہی کچھ ہے اور ان وقتوں میں زندگی
 میں انقلاب ہوتا ہے لہذا چاہئے کہ ہر حالت اللہ کے ذکر سے شروع ہو۔ شام میں مغرب
 و عشاء کی نمازیں آگئیں اور نماز فجر تین نمازیں یہ ہوئیں۔ تمام آسمان و زمین والے
 خصوصیت سے ان اوقات میں اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ اے انسان تم اشرف المخلوق ہو
 تم ان اوقات میں کیوں غافل رہتے ہو۔ عشیاً میں نماز عصر اور تنظیروں میں نماز ظہر
 مراد ہے۔ جو کوئی ان اوقات میں نماز کی پابندی کرے وہ گویا ہر وقت اللہ کی یاد میں رہتا ہے۔
 اس آیت میں پانچوں نمازوں کا مع ان کے اوقات کا ذکر آ گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن
 عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا قرآن میں پانچ نمازوں کا ذکر صریح ہے
 تو فرمایا ہاں۔ اور استدلال میں یہی آیت پیش کر کے فرمایا کہ حین تمسبون میں نماز
 مغرب اور حین تصبحون میں نماز فجر اور عشیاً میں نماز عصر اور حین تنظیروں میں

نماز عظم کا ذکر صریح موجود ہے اب صرف نماز عشاء رہی۔ اس کے ثبوت میں دوسری آیت کا جملہ ارشاد فرمایا من بعد صلوٰۃ العشاء۔

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حین تَمَسُّونَ میں نماز مغرب و عشاء دونوں داخل ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام یہ کلمات صبح شام پڑھا کرتے تھے۔ ابو داؤد طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو آیتوں کے متعلق فرمایا کہ جس شخص نے صبح کو یہ کلمات پڑھ لئے تو دن بھر میں اس کے عمل میں جو کوتاہی ہوگی وہ ان کلمات کی برکت سے پوری کر دی جائے گی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لئے تو اس کے رات کے اعمال کی کوتاہی اس کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔

(روح المعانی) ﴿فَسُبْحَنَّ اللَّهَ جِئْتُ نَسُؤُنْ وَجِئْتُ تَصْبَحُونَ﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَجِئْتُ تَطْلُبُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ التَّيْتِ وَيُخْرِجُ التَّيْتِ مِنَ الْحَيِّ وَيُخِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿(الروم/۱۸)

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ (المومن/۵۵) صبح اور شام (ہمیشہ) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ 'سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

حاملین عرش (فرشتوں) کی تسبیح و تحمید:

﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا﴾ (المومن/ ۷) جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ جو عرش کے ارد گرد (اطراف ہیں) وہ تسبیح کرتے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور استغفار کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو یہ تسلی دے رہا ہے کہ وہ عظیم المرتب فرشتے جو عرشِ عظیم کو اٹھائے ہیں اور وہ مقرب ملائکہ جو ہر لمحہ عرشِ الہی کے طواف میں سرگرم ہیں اور اپنے رب کریم کی حمد و ثنا میں مشغول رہتے ہیں وہ ہر لمحہ تمہارے لئے (ایمان والوں کے لئے) بارگاہِ الہی میں دستِ بدعا رہتے ہیں۔ یہ فرشتے اپنے رب کی تسبیح بھی کرتے ہیں اور اس کی حمد و ثنا بھی کرتے ہیں۔ وہ کن کلمات سے تسبیح کرتے ہیں اس کے بارے میں ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: **سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعِظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبَرِيَّاتِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ**

آج چار فرشتے عرشِ اٹھائے ہوئے ہیں قیامت میں آٹھ اٹھائیں گے رب فرماتا ہے ﴿وَتَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ﴾ (الحا ۱۷) جو عرشِ عظیم کا طواف کرتے ہیں انہیں کروٹیں کہتے ہیں اُن کی تعداد رب ہی جانتا ہے۔ فرشتے تسبیح و تحمید کرتے ہیں یوں کہتے ہیں **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى حَمْدِكَ بَعْدَ عَمَلِكَ**۔

(۶۷) شفاعتِ ملائکہ برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے علاوہ ان ملائکہ کا دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ وہ اہل ایمان کے لئے ہر لمحہ دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ فرشتے 'مومنوں کے لئے آج بھی دُعائے مغفرت کر رہے ہیں۔

(۶۸) 'مومن بڑی عزت والے ہیں کہ رب تعالیٰ کے قرب حضورِ ی میں ملائکہ کی زبان سے حمدِ الہی کے ساتھ ان کا ذکر بھی ہو رہا ہے اور اُن کے لئے دعائیں بھی ہو رہی ہیں (۶۹) مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ ان فرشتوں کا ذکر خیر سے کیا کریں اور اُن کے لئے دُعا خیر کیا کریں کیونکہ بدلہ نیکی کا نیکی ہے رب فرماتا ہے:

﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾

(۷۰) مسلمانوں کے لئے عاتبانہ دُعا کرنی اور بے غرض دُعا کرنی سنتِ ملائکہ ہے اور رب کی رضا کا ذریعہ۔

(☆) مقدس مقامات پر حاضر ہو کر حمد الہی کے ساتھ ساتھ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا مانگنی زیادہ قبول کے قریب ہے۔ حاجی کو چاہئے کہ کعبہ معظمہ، عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور روضہ النبی ﷺ کی مقدس جالی پر تمام مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے۔

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا﴾ (الفرقان/ ۵۸) اور اس ذات پاک پر توکل رکھئے جو زندہ ہے اور کبھی اس کو فنا نہیں اور اسی کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہئے (یعنی تسبیح و تحمید میں مشغول رہئے) کسی کی مخالفت کی پروا نہ کیجئے (کیونکہ وہ پاک ذات اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے (قیامت میں ہر شخص کی مخالفت کا بدلہ دیا جائے گا) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾ (الحجہ/ ۳) پس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿يَسْبَحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (الاحقاف/ ۱)

اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں اسی کے لئے ساری سلطنت ہے اور وہی تعریف کے قابل ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ﴾ (الحج/۹۸) آپ اپنے رب کی تسبیح و تمجید کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں (نمازیوں) میں شامل رہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا قلب خلق خدا کے ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات سے لبریز تھا۔ حضور ﷺ جب اپنی قوم کی گمراہی اور اس پر اُن کے اصرار کو دیکھتے تو دل درد سے بھر جاتا اور شدید غم کی کھن محسوس ہونے لگتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو اس غم و اندوہ سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ تلقین فرما رہا ہے کہ جب اُن کی نافرمانی کے باعث آپ غمگین ہو جائیں تو اسی وقت اپنے رب قدوس کی تسبیح اور اس کی حمد میں مشغول ہو جایا کریں اور اپنا سر نیاز اُس کی بارگاہِ صمدیت میں جھکا دیں، غم و اندوہ کے بادل خود بخود چھٹ جائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ فوراً نماز میں مصروف ہو جاتے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج امر فزع الى الصلوة (رواہ احمد فی مسندہ) ہم غلاموں کے لئے بھی رنج و غم سے نجات پانے کا یہی مؤثر ذریعہ ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَاللَّيْلُ مِنْ حَيْفَتِهِ﴾ (الرعد/۱۳) اور رعد (فرشتہ) اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے اور دوسرے فرشتے بھی اس کے خوف سے (تسبیح و تمجید کرتے ہیں)۔ علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص بجلی کے کڑکنے کے وقت سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَاللَّيْلُ مِنْ حَيْفَتِهِ پڑھے گا اُس کو بجلی کے نقصان سے حفاظت حاصل ہوگی۔ ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ جب بجلی کی کڑک سنا کر تو اللہ کا ذکر کیا کرو، بجلی ذکر کرنے والے تک نہیں جاسکتی۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بجلی کی کڑک کے وقت تسبیح کیا کرو، بخیر نہ کیا کرو۔

یہ بجلی کی کڑک جسے سُن کر تم دہل جاتے ہو اور تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں وہ بھی اپنی زبان حال سے یہ گواہی دے رہی ہے کہ اس کا پیداکرنے والا ہر عیب اور ہر

نا توانی ہے پاک ہے ہر خوبی اور کمال سے متصف ہے اور فرشتے بھی اس کی پاکی اور حمد کے ترانے گارہے ہیں۔ سب اس کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں، کوئی بڑی سے بڑی قوت اور مقرب سے مقرب فرشتہ اس کے سامنے ذم نہیں مار سکتا۔ بعد اس کڑک کو کہتے ہیں جو بادلوں کے آپس میں ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے اور اس فرشتہ کا نام بھی ہے جس کے ذمہ بادلوں کی تدبیر اور انتظام ہے **قَالَ ابْن عَبَّاسٍ الرَّعْدُ مَلَكٌ اِنَّهُ مُؤَكَّلٌ بِالسَّحَابِ بِصَرَفِهِ حَيْثُ يُؤَمِّرُ** (بخ)

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بادل گرے اور بجلی کڑکے تو جو شخص یہ کلمات پڑھے، اگر اس کو بجلی سے نقصان پہنچے تو اس کی دیت کا میں ذمہ دار ہوں۔

سُبْحَنَ مَنْ يُسَبِّحُ الزُّعْدَ بِخُنْدِهِ وَالتَّلَاحُكَةَ مِنْ خَيْفَتِهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

﴿وَسَبِّحْ بِخُنْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى﴾ (ملہ/۱۳۰) (اے حبیب ﷺ! آپ اُن لوگوں کی نامناسب باتوں پر صبر کیجئے) اور اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہا کیجئے۔ آفتاب نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں تسبیح کیا کیجئے اور دن کے اول و آخر میں تاکہ آپ (اس ثواب اور بے انتہا بدلے پر جو اُن کے مقابلہ میں ملے والا ہے بے حد) خوش ہو جائیں۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** 'سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ' اے حبیب ﷺ! اُن کی دل آزاریوں، بہتان طرازیوں اور بدخویوں پر صبر فرمائیے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح میں مشغول رہیے۔ ہم آپ کو خوش و خرم فرمادیں گے۔ اسلام کو وہ عروج حاصل ہوگا کہ آپ کا دل بارش بارش ہو جائے گا یہ بد کے ہوئے جانوروں کی طرح دور بھاگنے والے آپ کی روشن کی ہوئی شمع ہدایت پر پروانہ وار ثار ہوں گے، ان کی ساری خوشیاں آرزوئیں اس بات میں سمٹ کر رہ جائیں گی کہ تیرے اشارہ ابرو پر جان دے دیں اور تیرے قدموں پر اپنے سر قربان کر دیں۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** 'سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ'

اس آیت میں نمازوں کے اوقات کی طرف بھی اشارہ ہے قبل طلوع سے مراد نماز صبح اور قبل غروب سے مراد نماز عصر آنا، الیل سے مراد نماز عشاء اور تہجد اطراف النہار سے مراد کلیر اور مغرب۔

معلوم ہوا کہ مصائب اور آفتوں کو دور کرنے میں حمد و تسبیح خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ ہر وقت صبر کا دامن تھامتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرنی چاہئے۔ زندگی میں کبھی انسان دل آزاریوں، طنز و طعن، بہتان طرازیوں، ظلم و زیادتی اور بُرے سلوک و برتاؤ کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے اور حالات سے مایوس ہو جاتا ہے۔ ان آزمائش کے حالات میں صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا اور حمد و تسبیح میں مشغول رہنا چاہئے ان شاء اللہ۔
دُحِ ہو جائے گا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ' وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ' وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الصفہ/۱۸۳) آپ کا رب جو عزت و عظمت والا ہے پاک ہے اُن چیزوں (جہتوں اور عقیدوں) سے جن کو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریف اللہ ہی کے واسطے ثابت ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

سورہ الصفہ کا کیا حسن اتمام ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ' وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ' وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تین مرتبہ پڑھیں، گویا اُس نے اجر کا بہت بڑا پیمانہ بھر لیا۔

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ جُنُودًا تَقُومُ ' وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ (طور/۲۹) اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کرو (بُھلے سے یا سونے سے) اُٹھنے کے بعد (یعنی تہجد کے وقت) اور رات کے وقت بھی اس کی تسبیح کیا کریں اور ستاروں کے (غروب ہونے کے بعد بھی)۔
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑے بڑے قوی بدن بہادر میدان سے بھاگ جاتے ہیں۔ جب آفت پر آفت اور مصیبت پر مصیبت ٹوٹتی ہے تو بڑے بڑے جو ان مردوں کے قدم اکھڑ جاتے ہیں اس لئے صبر کا حکم دینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح میں ہر وقت مشغول رہا کریں۔ ذکر الہی سے ہی ایسی قوت پیدا ہوتی ہے کہ انسان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں اور وہ آف تک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق ان سعادت مندوں کو بخشتا ہے جو دن رات اُس کے ذکر میں محو رہتے ہیں۔ فرمایا: جب بھی آپ کھڑے ہوں تو اپنے رب کی حمد اور اُس کی پاکی بیان کریں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے غلاموں کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے۔ امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلَسٍ وَكَثُرَ فِيهِ لُغَطُهُ فَقَالَ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلَسِهِ شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مجلس میں بیٹھا ہے اور خوب گیمیں ہانکتا ہے لیکن اس مجلس سے اُلٹنے سے پہلے یہ کہتا ہے شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس میں جو گناہ اس سے ہوئے ہیں بخش دیتا ہے۔

اسی طرح اگر رات کو سوئے سوئے انسان کی آنکھ کھل جائے تو اس وقت یہ تسبیح پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَنَتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَشُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ یہ کہنے کے بعد جو دعائیں گاہ قبول ہوگی اور اگر وضو کرے نماز پڑھے تو اُس کی وہ نماز بھی قبول ہوگی۔ (بخاری شریف)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول مبارک تھا کہ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح سے کرتے۔

وادبار النجوم سے مراد نماز صبح ہے کیونکہ سورج کے طلوع ہونے کا وقت جب قریب آ جاتا ہے تو ستاروں کی روشنی ماند پڑنے لگتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا رات بھر نور افشانی کرنے کے بعد وہ یہاں سے پیٹھے پھیر کر کہیں جا رہے ہیں۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نماز صبح کے بعد ذکر بڑی بابرکت چیز ہے۔ اہل سنت کی مساجد میں نماز صبح کے بعد بڑے اہتمام اور پورے شوق سے گلہ شریف اور درود شریف کا ذکر دراصل اسی آیت کی قلیل ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

﴿فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۖ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ (ق/۴۰) پس ان لوگوں کی (نامناسب باتوں پر) جو کچھ وہ کہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب کے غروب کے بعد اور رات میں بھی اس کی تسبیح و تحمید کیجئے اور (فرض) نمازوں کے بعد بھی تسبیح و تحمید کیجئے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے الصلوة قبل الطلوع والفجر وقبل الغروب الظهر والعصر ومن الليل العشاء ان وادبار السجود التوافل بعد الفرائض یعنی طلوع آفتاب سے قبل نماز سے مراد فجر ہے اور غروب سے قبل مراد ظہر اور عصر ہے اور من اللیل سے مغرب اور عشاء۔ ادبار السجود سے وہ نوافل مراد ہیں جو فرائض کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ (روح المعانی)

ادبار السجود سے مراد وہ اذکار بھی ہیں جو فرائض کے بعد پڑھے جاتے ہیں اور جو احادیث صحیحہ میں بکثرت موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ (۳۳) مرتبہ الحمد للہ اور (۳۳) مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے اور آخر میں کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيَةُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی خطاؤں کو بخش دیتا ہے خواہ مستدر کی جہاگ کے برابر ہو۔ (رداء العظیمان : تفسیر ضیاء القرآن)

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر/۳) پس آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہئے اور اُس سے مغفرت طلب کرتے رہئے۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول اور پیارے بندے محمد مصطفیٰ ﷺ کو فرما رہا ہے کہ جب میری مدد و پشت پناہی کے لئے بھیجے جائے اور میری مہربانی سے فتح نصیب ہو جائے اور جو لوگ اب تک شیعہ اسلام کو بچھانے کے لئے طوفان بن کر اُٹھتے رہے وہ اسلام پر پروانوں کی طرح ٹار ہوئے گئیں اور فوج در فوج اس دین کو قبول کرنے لگیں تو آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کریں۔

کامیابی اور فتوح حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرنا (حمد و تسبیح) ضروری ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي وان اعمل صالحا ترضه واصلح لي في ذريتي اني ثبت اليك واني من المسلمين.

سبحانك اللهم وبحمدك ليلا ونهارا سرا وجهارا. والصلوة والسلام على نور عرشك وعروس مملكتك كثيرا كثيرا.

مملکتِ اقصیٰ علیہ السلام کی تعریف

حقیقت تو حید : اسلام کے بنیادی عقیدہ تو حید کو قرآن وحدیث اور علماء ائمہ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ دلائل تو حید اور شفاعت شانِ کبریائی اور منصب رسالت ربوبیت عامہ اور خاصہ صفات الہی عقیدہ تو حید اور جشن میلاد النبی ﷺ عبادت اور تنظیم عبادت اور استعانت وحدت تو حید بشریت وعبدالہمدا ﷺ اس کتاب کے موضوعات ہیں

حمد الہی اور احادیث مبارکہ

افضل ترین ذکر :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل ترین ذکر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ہے اور بزرگ ترین دُعا **الحمد لله** ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)
الحمد لله کے معنی: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ وہ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔
 دُعا میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اپنی حاجت ہوتی ہے **الحمد لله** میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں اسی لئے **الحمد** کو بہترین دُعا فرمایا گیا۔ جب فقیر و مسکین کسی فنی و مٹی کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کی تعریف کرنے لگے تو سمجھو کہ کچھ مانگ رہا ہے۔ یوں ہی جب ہم فقیر اللہ تعالیٰ کے دروازے پر اس کی حمد و ثنا کریں تو سمجھنا چاہئے کہ ہم اس سے مانگتے ہی ہیں۔ سورۃ فاتحہ کو ام القرآن کہتے ہیں کیونکہ یہ **الحمد** سے شروع ہوتی ہے۔

حمد، شکر کا سر ہے :

روایت ہے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:
 'حمد' شکر کا سر ہے جس بندے نے خدا کی حمد کی اُس نے رب کا شکر ہی نہ کیا۔ (مسلم و)
 جو 'شکر' حمد الہی کے بغیر ہو، وہ شکر صحیح نہیں۔ جیسے بغیر سر کے جسم درحقیقت جسم ہی نہیں۔
 بعض صوفیاء فرماتے ہیں کہ شکر کی اصل جگہ دل و اعضاء ظاہری ہیں۔ دل سے رب کی نعمتوں کا اقرار اعضاء سے عبادت شکر ہے اور حمد کی اصل جگہ زبان ہے اور دل وغیرہ لوگوں سے مخفی ہیں زبان لوگوں پر ظاہر اور شکر میں اظہار اصل مقصود ہے اس لئے حمد کو شکر کا سر قرار دیا گیا کہ مقصد شکر، حمد سے ادا ہوتا ہے۔ (مرقات)

سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جاتا:

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنہیں قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ ہوں گے جو خوشی و غم میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

اس طرح کہ ہر حال میں رب کی حمد کرتے رہتے ہیں۔ تبدیلی حالات اُن کو نہیں بدلتی راضی برضا رہتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ رب سے راضی رہے لہذا رب بھی اُن سے راضی رہا۔ وہ رب کے قہوڑے رزق سے راضی تو رب تعالیٰ اُن کی قہوڑی عبادت سے راضی۔ وہ رب کے پیسے ہوئے رنج و غم پر راضی تو رب اُن سے گناہ سرزد ہونے پر بھی راضی۔ فرماتا ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اللہ تعالیٰ یہ درجہ نصیب کرے۔ (آمین)

فرشتوں کا نیکی لکھنے کے لئے پکنا:

حضور نبی مکرم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص حاضر ہوا اور بیٹھتے ہوئے یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیْبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَیَرْضٰی (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جوں ہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے اُن کی طرف لپکے ہر ایک حریس تھا کہ میں اُن کو لکھ لوں لیکن اُن کی سمجھ میں یہ نہ آیا کہ اُن کو کس طرح لکھیں (یعنی اُن کلمات کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے اُن کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُن کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (میں خود اس کا ثواب دوں گا)

معلوم ہوا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا چاہئے۔ وظائف دعاؤں اور حمد و ثنا کی بکثرت احادیث ہیں جس میں حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے عمل کی تائید فرمائی اور انہیں بہت زیادہ ثواب کی خوشخبری و بشارت دی گئی۔ حضور نبی الرحمہ ﷺ

نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے نبیؐ کا عیناً وظیفہ اور اپنی فکر و ذہن سے نیا طریقہ اور عبادت میں جدت پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی صحابہ کرام کے ان اعمال پر حبیہ نہیں فرمائی اور یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اللہ اور رسول کے حکم منشاء و فرمان کے علاوہ دین میں نبی بات اور طریقہ کیوں ایجاد کیا گیا؟ اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال و عبادات کو بدعت و مگرہی قرار نہیں دیا۔

بدعت کس کو کہتے ہیں؟ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔
الْبِدْعَةُ الْمَذْمُومَةُ مَا رَاحَ السَّنَةُ الْمَأْثُورَةُ . أَوْ كَانَتْ يَفْدَى التَّغْيِيرَهَا .
 'کہ بدعت مذمومہ وہ ہے جو کسی مشہور حدیث کے خلاف ہو یا اس کی وجہ سے کسی سنت میں
 تغیر پایا جائے۔' اب جب صرف بدعت کا لفظ ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے وہ امر مراد
 ہوتا ہے جو کسی سنت مشہورہ کے خلاف ہو یا اس سے حضور کی کسی سنت میں تغیر و پذیر ہو۔
 جہاں بدعت کا لفظ مطلقاً ذکر کیا جائے تو اس سے مراد وہی فعل ہے جو سنت مشہورہ کے
 خلاف ہو۔ (ضیاء النبی ﷺ)

بدعت حسنہ اور احیائے سنت : وہ نیا کام جو کسی سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو وہ بدعت مذمومہ نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے مَنْ عَسَىٰ حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا جَسَئٌ كَثِيرٌ اِذَا قُضِيَ لِلنَّاسِ أَنْ لَا يَعْبُدُوا اللَّهَ إِلَّا عِبَادَتَنَا وَحْدَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مائدہ: ۹۵) جو کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کو اس کا حسنہ ملے گا اور جو لوگ اس سے طریقہ بدعت کو اپناتے ہیں گے ان کا ثواب بھی اُسے ملے گا۔

عَنْ يَلَالِ بْنِ خَارِثٍ التَّمَزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْيَى سَنَةً مِنْ سَنَتِي قَدْ أَمِنَتْكَ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَزُيْهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَلَيْهِ مِنَ الْأَمْرِ مِثْلَ أَثَمِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَانْقُصَ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری کسی سنت کو رواج دیا جو میرے بعد متروک ہو گئی تھی تو اس کو اس سنت پر عمل

کرنے والوں کے مجموعی ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر۔ اور جس کسی نے کوئی گمراہی میں ڈالنے والی نئی چیز گھڑی جس سے نہ اللہ راضی ہو نہ اُس کا رسول۔ اُس کو عمل کرنے والوں کے مجموعی گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور اُن کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر۔ (ترمذی ابن ماجہ)

ہر وہ عمل و طریقہ جو حضور ﷺ کی سنت کے اصول و قواعد کے مطابق ہے اس کو سنت حسۃ (بدعت حسۃ) کہتے ہیں اور ہر وہ عمل و طریقہ اور عبادت جو سنت کے مخالف ہو اس کو بدعت ضلالہ (نہی و گمراہ بدعت) کہتے ہیں۔ کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے) سے مراد صرف وہی بدعت ہے جو سنت نبوی کی مخالف ہو۔

وقت گزرنے کے ساتھ اکثر لوگ کسی نہ کسی سنت پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اس حالت میں اگر کوئی شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرے اس پر خود عمل کرے اور دوسروں کو عمل کی دعوت دے تو اسے تمام عمل کرنے والے لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ یہ کتنا عظیم اجر ہے کہ جو ایک سنت زندہ کرنے کے بدلے میں ملتا ہے اس لئے ہمیں ہر ممکن طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ۔ کہ جس نے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اسے ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (تبیعی)

فتنہ و فساد ظلم و تشدد اور بُرائیوں کے دور میں سنت زندہ کرنے کا اجر سو شہیدوں کی شہادت کے برابر ہے کیونکہ شہید تو ایک بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم کھا کر جان دے دیتا ہے لیکن سنتوں پر عمل کرنے والے عمر بھر لوگوں کے طبع سے رہتے ہیں اور اللہ کے رسول کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں اس لئے اُن کے سنت پر عمل پیرا ہونے کا اجر سو شہیدوں کے برابر رکھا گیا ہے لہذا ہر انسان قدم قدم پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تمام کر سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

باقیات صالحات :

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ باقیات صالحات (وہ نیک اعمال جو ہمیشہ رہنے والے ہیں) کو کثرت سے پڑھا کرو کسی نے دریافت کیا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا) جلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) صبح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) تحمید (الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ دوسری حدیث میں آیا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو خبردار رہو سُبْحَانَ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ باقیات صالحات میں ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی الرحمتہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اپنی حفاظت کا انتظام کرلو۔ کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ کسی دشمن کے حملہ سے جو درپیش ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ جہنم کی آگ سے حفاظت کا انتظام کرو اور وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا پڑھنا ہے کہ یہ قیامت کے دن آگے بڑھنے والے نکلے ہیں (کہ غدارش کریں یا آگے بڑھانے والے ہیں کہ پڑھنے والے کو جنت کی طرف بڑھاتے ہیں) اور پیچھے رہنے والے ہیں (کہ حفاظت کریں) احسان کرنے والے اور نیکی باقیات صالحات ہیں۔

پیارے کلمات : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا سُبْحَانَ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے اُن سب سے پیارا جس پر سورج طلوع ہو۔ (مسلم)

یعنی یہ کلمات مجھے ساری کائنات سے پیارے ہیں کیونکہ دنیا ختم اور فنا ہونے والی ہے لیکن ان کلمات کا ثواب باقی رہنے والا ہے۔

شیخ بہت اعلیٰ ذکر ہے شیخ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو تمام نقصان و عیوب سے پاک جانتا یا پاک بیان کرتا۔ اسی لئے نماز شروع کرتے ہیں **سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ** سے رکوع میں **سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** سجدہ میں **سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** عجیب خبر اور مسرت و خوشی کی اطلاع پر **سبحان الله** کہتے ہیں۔

الحمد لله کے معنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ وہ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔
لا اله الا الله محمد رسول الله وہ کلمہ ہے جسے پڑھ کر بندہ مسلمان ہوتا ہے۔
الله اکبر میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور تمام مخلوق سے بڑے ہونے کا اعتراف ہے۔
 لہذا یہ کلمات اللہ تعالیٰ کی جامع صفات ہیں۔ (مرآۃ المناجیح۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی)

گناہ صغیرہ کی معافی :

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو دن میں سو مرتبہ **سبحان الله وبحمده** پڑھے تو اس کی تمام خطائیں (گناہ) بخش دی جائے گی اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔ (مسلم بخاری)
 یعنی بے شمار گناہ صغیرہ (چھوٹے گناہ) بخش دیے جائیں گے جس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے
 حقوق شرعیہ اور حقوق العباد (بندوں کے حقوق) اس سے علیحدہ ہیں لہذا اوقات شدہ اور ادا نہ کی گئیں نمازیں روزے بندوں کے قرض..... اس وظیفہ سے معاف نہ ہو جائیں گے وہ تو ادا کرنے ہی ہوں گے۔

ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** پڑھے ہر حرف کے بدلے میں (۱۰) نیکیاں ملیں گے **مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** کتبت له بكل حرف عشر حسنات (طبرانی)

مجلس کا کفارہ :

حضرت ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا معمول اخیر زمانہ عرش شریف میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اُٹھتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پڑھا کرتے۔ کسی نے عرض کیا کہ آج کل ایک دُعا کا معمول حضور ﷺ کا ہے پہلے تو یہ معمول نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مجلس کا کفارہ ہے۔ (ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی، حاکم)

دوسری روایت میں بھی یہ قصہ مذکور ہے اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتائے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی مجلس سے اُٹھتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّیْ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پڑھتے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اس دُعا کو بڑی کثرت سے پڑھتے ہیں ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجلس کے ختم پر اس کو پڑھا لیا کرے تو اس مجلس میں جو لغزشیں اس سے سرزد ہوئی ہوں وہ سب معاف ہو جائیں گی۔

مجالس میں عموماً فضول باتیں بیکار تذکرے ہوئی جاتے ہیں۔ کتنی مختصر دُعا ہے اگر کوئی شخص ان دُعاؤں میں سے کوئی بھی دُعا پڑھ لے تو مجلس کے وبال سے خلاصی پاسکتا ہے حق تعالیٰ شانہ نے کیسی کیسی سہولتیں مرحمت فرمائی ہیں۔

یہ کلمات عرش تک پہنچتے ہیں :

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھتے ہیں تو یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گشت لگاتے ہیں ان کے لئے جگہ سی آواز (جھنجھٹا ہٹ) ہوتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں۔

کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی تمہارا تذکرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہو جو تمہارا ذکر خیر کرتا ہے۔ (اممہ الحاکم)

سونا خیرات کرنے کا ثواب :

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رات کی مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو (کہ راتوں کو جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے سے قاصر ہو) یا بخل کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو اس کو چاہئے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کی بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل ہے کہ ہر قسم کی مشقت سے بچنے والوں کے لئے بھی فضائل اور درجات کا دروازہ بند نہیں فرمایا۔ راتوں کو نہیں جاگنا کبجوسی سے پیسہ خرچ نہیں کرتا بزدلی اور کم ہمتی سے جہاد جیسا مبارک عمل نہیں کرنا..... اس کے بعد بھی اگر دین کی قدر ہے آخرت کا فکر ہے تو اس کے لئے بھی راستہ نکلا ہوا ہے پھر بھی کچھ نہ کما سکے تو کم نصیبی کے سوا اور کیا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

روح البیان میں لکھا ہے کہ ایک بار صدقہ کا حکم دیا گیا تھا صحابہ کرام مال لا رہے تھے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں بیٹھ کر پڑھ رہے تھے۔ ارشاد نبوی ہوا کہ کیا پڑھتے ہو۔ عرض کیا کہ لوگ مال خیرات کر رہے ہیں میں غریب آدمی ہوں۔ مال پر قادر نہیں۔ لہذا یہ پڑھ رہا ہوں سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ کلمات سونا خیرات کرنے سے افضل ہیں۔ روح البیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ سب سے پہلے سُبْحَانَ اللَّهِ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا عرش کی عظمت دیکھ کر۔ اور سب سے پہلے الْحَمْدُ لِلَّهِ آدم علیہ السلام نے کہا جب اُن میں روح پھونکی اور سب

سے پہلے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** نوح علیہ السلام نے کہا طوفان دیکھ کر اور سب سے پہلے **اللَّهُ أَكْبَرُ** ابراہیم علیہ السلام نے کہا اسماعیل علیہ السلام کا قد یہ یعنی دنپہ دیکھ کر۔ جو یہ چاروں کلمات کہے گا وہ ان چاروں حضرات کے سائے میں رہے گا۔ (تفسیر نمبر)

آسان وظیفہ :

حضرت ام بانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بوڑھی ہوئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی عمل ایسا بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا **سُبْحَانَ اللَّهِ** (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر دُاس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے (۱۰۰) کلام عرب آزاؤ کے اور **الْحَمْدُ لِلَّهِ** (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر دُاس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو (۱۰۰) اونٹ قربانی میں ذبح کئے اور وہ قبول ہو گئے اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر دُاس کا ثواب تو آسمان زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔ (نسائی، تہذیبی، احمد)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور انور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ مختصر سا بتا دیجئے زیادہ لمبا نہ ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **اللَّهُ أَكْبَرُ** (۱۰) مرتبہ پڑھا کر دُاس کا ثواب تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے پھر **سُبْحَانَ اللَّهِ** (۱۰) مرتبہ پڑھا کر دُاس کا ثواب تو اللہ تعالیٰ پھر بھی فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے پھر **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** (۱۰) مرتبہ پڑھا کر دُاس کا ثواب تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں میں نے مغفرت کر دی۔ دس مرتبہ **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** کہو۔ دس مرتبہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ میں نے مغفرت کر دی (طبرانی)

ضعفاء اور بوڑھوں کے لئے بالخصوص عورتوں کے لئے کس قدر آسان اور مختصر چیز حضور اقدس ﷺ نے تجویز فرمادی ہے۔ دیکھئے ایسی مختصر چیزوں پر جن میں نہ زیادہ مشقت ہے

نہ چنانہ بھرتا ہے کتنے بڑے بڑے ثواب کا وعدہ ہے کتنی کم نصیبی ہوگی اگر ان کو وصول نہ کیا جائے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، کوئی چیز مجھے تعلیم فرما دیجئے جس کے ذریعہ سے نماز میں دعا کیا کروں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ الْخَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ ۱۰-۱۰ مرتبہ پڑھ لیا کرو اور جو چاہے اس کے بعد دعا کیا کرو، حق تعالیٰ شانہ! اُس دعا پر فرماتا ہے ہاں ہاں (میں نے قبول کی)۔ کتنے سہل اور معمولی الفاظ ہیں جن کو نہ یاد کرنا پڑتا ہے نہ ان میں کوئی محنت اٹھانی پڑتی ہے دن بھر ہم لوگ بکواس اور فضول کاموں میں گزار دیتے ہیں۔ اپنی مصروفیت کو جاری رکھتے ہوئے کاروباری انتظامات میں مشغول رہتے ہوئے اگر زبان سے ان تسبیحوں کو پڑھتے رہیں تو دنیا کی کمائی کے ساتھ ہی آخرت کی کتنی بڑی دولت ہاتھ آجائے۔

افضل کلمات :

حضرت سرہ بن حنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل کلمات چار ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ الْخَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ (مسلم) قرآن پاک کے الفاظ میں بھی یہ کلمے کثرت سے وارد ہوئے ہیں اور قرآن پاک میں ان کا حکم ان کی ترفیہ وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ عیدوں کو ان کلموں کے ساتھ مزین کیا کرو یعنی عید کی زینت یہ ہے کہ ان کلموں کا کثرت سے ورد کیا جائے۔

زیادہ نیکیاں :

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا صبح و شام کے وقت سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لائے گا اس کے سوا جو اسی طرح یا اس سے زیادہ پڑھا کرے۔ (مسلم، بخاری)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن نہ تو کوئی اس کے برابر نیکیاں لائے گا نہ اس سے زیادہ ہاں جو کوئی اس کے برابر یہ کلمات پڑھ لیا کرے، وہ تو اس کے برابر نیکیاں لائے گا یا جو اس شخص سے زیادہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے وہ اس سے زیادہ نیکیاں لائے گا مثلاً یہ شخص دوسو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے اور کوئی دوسرا چار سو مرتبہ پڑھ لیا کرے۔

وزن میں بھاری :

(☆) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے زبان پر چکے اور ترازو میں بھاری رخن کو پیارے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم (مسلم، بخاری) سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم یہ دونوں کلمے پڑھنے میں زبان پر بہت آسان ہیں مگر کل قیامت میں اُن کا وزن بہت زیادہ ہوگا کیونکہ ہمارے کام سے اللہ تعالیٰ کا نام وزنی ہے پھر خونی یہ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات بڑے پیارے ہیں لہذا جو ان کلمات کا ورد کرے گا وہ بھی پیارا ہوگا اور اس کی زبان بھی پیاری ہوگی۔

یہ دو کلمے رب تعالیٰ کی دونوں قسم کی حمدوں کو طی وجہ الکمال جامع ہے عیوب سے پاکی کا مکمل بیان سبحان اللہ میں ہے اور صفات کمالیہ سے موصوف ہونے کا کامل بیان وبحمدہ میں ہے اسی لئے یہ کلمات بہت جامع ہیں اور رب تعالیٰ کو پیارے ہیں۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو ان ہی دو کلموں پر ختم فرمایا اور یہی حدیث کتاب کے ختم پر ذکر فرمائی ہے۔

(☆) ام المؤمنین جو یہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے جب کہ نماز فجر پڑھی وہ اپنی مسجد میں تھیں پھر دو پہر کے بعد واپس ہوئے وہ وہاں ہی بیٹھی تھیں فرمایا: کیا تم اسی طرح بیٹھی ہو جیسے میں تمہیں چھوڑ گیا تھا؟ عرض کیا ہاں۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پیچھے چار کلمے تین دفعہ پڑھ لے اگر

انہیں تمہارے تمام وظیفوں سے تو لا جائے جو تم نے سارے دن میں پڑھے تو ان پر بھاری ہو جائیں **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَتَعَدَّدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنْتَهُ عَرْشِهِ وَبِعَدَادِ كَلِمَاتِهِ** میں رب تعالیٰ کی ایسی تسبیح کرتا ہوں جو تمام مخلوق کے برابر ہو اس کی رضا کا باعث ہو اس کی عرش کی زینت ہو اور کلمات الہیہ کی جو روشنائی ہے اس کے برابر ہوں۔ (مسلم) یعنی حضور نبی کریم ﷺ بعد نماز فجر آپ کے دولت خانہ سے باہر تشریف لے گئے اُس وقت ام المؤمنین جو یہ رضی اللہ عنہا مصلے پر بیٹھی ہوئی ذکر اللہ اور وظیفہ پڑھ رہی تھی۔ مسجد سے مراد مصلے ہے یعنی سجدہ گاہ یا وہ جگہ جو گھر میں نماز کے لئے خاص کر لی جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نماز چاشت کے وقت (دوپہر کو) آپ کے پاس واپس آئے تو انہیں اسی مصلے پر اسی طرح بیٹھے دیکھا۔ اللہ اکبر! یہ ہے ازواج پاک کا شوق عبادت۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد یہ وظیفہ پڑھ لیا جو عمل میں بہت پاک اور آسان ہے۔ اگر کل قیامت میں رب تعالیٰ میزان کے ایک پتے میں تمہارا آج کا سارے دن کا یہ وظیفہ رکھے اور دوسرے پتے میں ہمارے یہ کلمات رکھے تو ثواب میں یہ کلمات بڑھ جائیں گے۔ اس جامع تسبیح و حمد میں ساری چیزیں آگئیں کوئی چیز باقی نہ رہی لہذا یہ جامع وظیفہ ہے اس لئے اس کا اجر بھی زیادہ ہے۔

فرشتہ کا اعلان : حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی صبح نہیں جسے بندے پائیں مگر ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ پاک بادشاہ کی تسبیح پڑھ لو۔ (ترمذی) یعنی ہر صبح کو فرشتہ یہ آواز دیتا ہے کہ اس وقت تسبیح پڑھو یا آج دن بھر پڑھتے رہنا۔ چونکہ صبح کے وقت ہر مخلوق تسبیح کرتی ہے اس لئے خصوصیت سے انسانوں میں یہ اعلان ہوتا ہے کہ تم اشرف المخلوقات ہو دوسری مخلوق سے پیچھے نہ رہو۔ نیز حضور نبی کریم ﷺ نے یہ ندا ہم تک پہنچادی۔ اس لئے فرشتہ کا پکارنا رائیگاں نہ گیا۔

تسبیح کرنے سے مراد یا تو مطلقاً کوئی تسبیح پڑھ لینا ہے یا یہ پڑھنا ہے سبحان الملك القدوس یا یہ پڑھنا ہے مسبوح قدوس ربنا ورب الملائكة والروح - یا یہ پڑھنا ہے سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم (مرقات)

گنتی اور شمار سے زیادہ ثواب : حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک بی بی کے پاس گئے جن کے سامنے گھٹلیاں یا ننگریاں تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ جب حضور ﷺ نے فرمایا 'کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تم پر اس سے آسان بھی ہو اور بہتر بھی۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بولنا ہوں اس کی برابر جسے آسمان میں پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بولنا ہوں اس کے برابر جسے زمین میں پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بولنا ہوں اس کے برابر جو ان کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بولنا ہوں اس کے برابر جسے وہ پیدا فرمانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (اسی قدر) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں (اسی قدر) اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (اسی قدر) اور اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ قوت (اسی قدر) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ (ترمذی ابو داؤد)

حضرت ام المؤمنین جویرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تسبیحیں ان دانوں پر شمار کر رہی تھیں۔ یہ حدیث مردہ تسبیح کی اصل ہے کہ کچھ بے دانوں اور دھانگے میں پروئے ہوئے دانوں میں کوئی فرق نہیں۔ حضور ﷺ نے یہ تسبیح کبھی استعمال نہ کی آپ ہمیشہ انگلیوں پر شمار فرماتے تھے مگر ایک صحابیہ کو یہ کرتے دیکھا منع نہ فرمایا۔ لہذا تسبیح صحابی کی سنت عملی ہے اور حضور ﷺ کی سنت سکوتی۔ مرقات نے فرمایا جن لوگوں نے اس تسبیح کو بدعت کہا غلط کہا۔

مشائخ فرماتے ہیں کہ شیخ شیطان پر کوڑہ ہے حضرت جنید ولایت کی انتہاء پر پہنچ کر بھی تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی جواب دیا کہ اسی کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں۔ اُسے ہم کیسے چھوڑیں (مرقات) بعض بزرگ ختم آیت کریمہ کے لئے صلیوں اور بوریوں میں بادام یا انگلیاں جمع کر رکھتے ہیں اُن کی اصل بھی یہ حدیث ہے۔
 خلاصہ مطلب یہ ہے کہ رب تعالیٰ کی تسبیح میری گنتی شمار سے وراہ ہے کیونکہ آسمان و زمین کی یہ چیزیں میرے علم و ادراک سے خارج ہیں۔ رب تعالیٰ کی عطائیں ہمارے شمار سے باہر ہیں تو اس کی تسبیح بھی ہمارے شمار سے باہر ہونا چاہیے۔ گزشتہ اور آئندہ مخلوقات کی بقدر **اللّٰهُ اَكْبَرُ** بھی کہتا ہوں اور اسی قدر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** بھی اور اسی قدر **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** بھی اور اسی قدر **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ** بھی۔ اس طرح یہ کلمات میرے پڑھنے میں تو ایک ہیں لیکن رب تعالیٰ کے فضل سے ثواب میں ان چیزوں کی تعداد کے برابر۔

پہاڑ کے برابر عمل کا ثواب : حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ روزانہ اُحد (جو مدینہ منورہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے) کے برابر عمل کر لیا کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس کی کون طاقت رکھتا ہے (کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص طاقت رکھتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اس کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا کہ **سُبْحَانَ اللّٰہ** کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کا اُحد سے زیادہ ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کا اُحد سے زیادہ ہے **اللّٰهُ اَكْبَرُ** کا اُحد سے زیادہ ہے (الکبیر) یعنی ان کلموں میں سے ہر کلمہ ایسا ہے جس کا ثواب اُحد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد **سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ مرتبہ** **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ** **اللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ**

اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهَ الْفُلُوكُ وَلَهَ الْخُنُودُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ۔ (مکتوبہ مسند احمد)

نمازوں کے بعد پڑھنے کے وظائف: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے کہ چند پیچھے آنے والے (کلمات) ایسے ہیں جن کا کہنے والا نافرمان نہیں ہوتا وہ یہ ہیں کہ فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (مسلم مکتوبہ) ان کلمات کو پیچھے آنے والے یا تو اس وجہ سے فرمایا کہ یہ نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ گناہوں کے بعد پڑھنے سے ان کو دھوئے اور منادینے والے ہیں یا اس وجہ سے کہ یہ کلمات ایک دوسرے کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نمازوں کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے کا حکم کیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ واہ پاؤں چیزیں (اعمال) ناسے تو لے لی (تراز و میں کتنی زیادہ وزنی ہیں) 'بِخْ بَخْ خَمْسَ مَا اتَّقِلْنَ فِي الْمِيزَانِ' لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ 'اَللّٰهُ اَكْبَرُ' سُبْحَانَ اللَّهِ 'اَلْحَمْدُ لِلَّهِ' اور وہ بچہ جو مر جائے اور باپ (اسی طرح ماں بھی) اس پر میر کرے۔ (مسند احمد)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب کسی کا بچہ مر جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کے بچہ کی روح نکال لی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نکال لی۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں بے شک لے لیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ پھر میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں تیری حمد کی اور

﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ﴾ پڑھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا اس کے بدلے میں جنت میں ایک گھر اس کے لئے بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس سے بے حد راضی ہوتے ہیں کہ بندہ کوئی لقمہ کھائے یا پانی کا گھونٹ پئے اور اس پر الحمد للہ کہے۔

افضل کلام : حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا کلام افضل ہے؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ (مسلم) یعنی سارے فرشتے ہمیشہ یہ پڑھا کرتے سبحان اللہ وبحمدہ اسی لئے فرشتوں نے عرض کیا تھا ﴿نحن نسبح بحمدك ونقدس لك﴾ فرشتوں کا ہمیشہ یہ پڑھنا اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ہے نہ کہ اپنی رائے سے۔

قرآن کریم میں ہے ﴿لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا﴾ یعنی یہ کلمات بہت افضل ہیں کیونکہ فرشتوں کا ذکر ہے۔ اس سے دوسرے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ حضور انور ﷺ اُن فرشتوں کی عبادات کو بھی جانتے ہیں اور اُن کے حالات سے بھی خبردار ہیں جو آسمانوں میں رہتے ہیں عرش ہوں یا کرسی والے۔ لہذا حضور انور ﷺ کو فرشتوں کے والے انسانوں کے اعمال کی بھی یقیناً خبر ہے۔ دوسرے یہ کہ جو ورد و وظیفے بزرگوں سے منقول ہوں وہ دوسرے وظیفوں سے افضل ہیں۔ دیکھو فرشتوں کے وظیفے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ (مرآۃ المناجیح۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ)

جنت میں درخت : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھے اُس کے لئے جنت میں درخت بویا جائے گا۔ (ترمذی)

جنت کی بعض زمین تو میوے پھولوں کے درختوں سے بھری ہے بعض زمین خالی ہے

اس خالی زمین میں ہمارے نیک اعمال درختوں کی طرح نمودار ہوتے ہیں۔ یہاں اس خالی زمین کا ذکر ہے۔ جنت میں باغات تو ہیں مگر کھیت نہیں۔ کیونکہ کھیت میں دانے ہوتے ہیں جو غذا کے کام آتے ہیں۔ وہاں نہ بھوک ہے نہ غذا کی ضرورت۔ باغوں میں پھل پھول ہوتے ہیں جن سے لذت لی جاتی ہے تمام درختوں میں کھجور کا درخت بہت ہی مفید و لذیذ ہے اس لئے لا حول شریف سے درخت کھجور ہوتا ہے۔

وزن میں بھاری کلمات :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سبحان اللہ کہتا بھرتا ہے ترازو کے آدھے پلڑے کو (یعنی نامہ اعمال کے ترازو کے پلڑے کو) اور الحمد للہ کہتا بھرتا ہے ساری ترازو کو اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کوئی پردہ حائل نہیں ہے وہ سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ (ترمذی)

میزان کی نیکی کا پلہ آدھا سبحان اللہ سے بھر دے گا اور آدھا الحمد للہ سے۔ یہ دونوں کھلے کھل کر اسے پورا بھر دیں گے۔ سبحان اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کو تمام میوب اور نقص سے پاک جاننا اور ماننا ہے۔ الحمد للہ میں اُسے تمام کمالات سے موصوف ماننا ہے۔ لا الہ الا اللہ ان دونوں کھلوں سے بھی افضل ہے۔ کلمہ طیبہ بہت جلد قبول ہوتا ہے براہ راست اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ جس قدر ہمارا اخلاص زیادہ اسی قدر کھلے کی قبولیت اعلیٰ۔

گناہوں کو جھاڑنے والے کلمات : حضرت انس سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شنگ چوں والے درخت سے گزرے تو اس میں اپنی لاشعی شریف ماری پتے جھڑ گئے۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ بندے کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے (ترمذی)

سبحان اللہ ! کیا نہیں تشبیہ ہے یعنی گناہوں میں گرفتار انسان سوکھے ہوئے درخت کی طرح ہے اور اس کے گناہ مثل پتوں کے اور یہ کلمات گویا عصائے مجبونی ہیں جس سے وہ گناہ جھڑتے رہتے ہیں۔ اس میں صوفیانہ اشارہ اس جانب بھی ہے کہ یہ کلمات گناہوں سے اس وقت پاک کریں گے جب یہ کسی کامل کے ذریعہ کئے جائیں گے کیونکہ اگرچہ درخت میں لگی لالچی ہی تھی مگر حضور انور ﷺ کے مبارک ہاتھ سے۔

ہر تیج میں صدقہ ہے :

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر تیج میں صدقہ ہے اور ہر تکبیر میں صدقہ ہے اور ہر حمد میں صدقہ ہے اور ہر جہلیل میں صدقہ ہے اور ہر بھلائی کا حکم دینے میں صدقہ ہے اور بُرائی سے روکنے میں صدقہ ہے۔ (مسلم)

اس فرمانِ عالی شان سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سُبْحَانَ اللّٰہ یا اللّٰہ تَكْبَر یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہ کسی بھی طرح کہے صدقہ قلبی کا ثواب پائے گا خواہ ذکر اللہ کی نیت سے کہے یا کسی حاجت کے لئے بطور وظیفہ یہ الفاظ پڑھے یا عجیب بات سن کر سُبْحَانَ اللّٰہ وغیرہ کہے یا خوشی پا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھے بہر حال ثواب ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا بہر حال عبادت ہے اگر کوئی شخص شُکّ کے لیے اعضائے وضو دھوئے جب بھی وضو ہو جائے گا کہ اس سے نماز جائز ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا نام زبان کا وضو ہے۔

حج ادا کرنے، خیرات کرنے اور غلام آزاد کرنے کا ثواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے لئے صبح کو سمرجہ سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھے اور (۱۰۰) مرتبہ شام کو تو اس کی طرح ہوگا جو سوچ کرے اور صبح کو سمرجہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھے اور شام کو سمرجہ تو اس جیسا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرے اور صبح کو سمرجہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہ پڑھے اور سمرجہ شام کو تو اس کی طرح ہوگا جو اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے سوغلام

آزاد کرے اور جو صبح کو سمرجہ **اللّٰهُ اَكْبَرُ** پڑھے اور شام کو سمرجہ تو کوئی اُس سے زیادہ نیکیاں اُس دن نہ کرے گا سوا اس کے جو اس کے جو اتنی مرتبہ ہی یہ کلمات کہہ لے یا اس سے زیادہ۔ (ترمذی)

صبح سے مراد حضور قلبی کے ساتھ صبح پڑھنا ہے۔ صبح سے مراد وہ نفس صبح ہیں جو غفلت سے کئے جائیں۔ مطلب یہ ہے کہ حضور قلبی کے ساتھ آسان نیکی، غفلت کے مشکل اعمال سے افضل ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ صبح کا ثواب ملتا اور ہے صبح کی ادا کچھ اور۔ یہاں ثواب کا ذکر ہے نہ کہ ادائے صبح کا جیسے ڈاکٹرس کہتے ہیں کہ ایک گرم کئے ہوئے مٹھ میں ایک روٹی کی طاقت ہے مگر پیٹ روٹی سے بھرتا ہے کوئی شخص صرف مٹھے کھا کر زندگی نہیں گزار سکتا۔۔ واقعی ان تہیوں میں اتنا ہی ثواب ہے مگر نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ادا کرنے ہی سے ہوں گے۔

جو ار باجرے کے ایک دانہ سے پانچ سات بالیاں دے سکتا ہے جن کے دانے ہماری شمار میں نہیں ہوتے۔ وہ رب تہیوں پر اتنا ثواب بھی دے سکتا ہے۔ اس قسم کے ثواب کا وعدہ قرآن کریم میں بھی کیا گیا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مَنْ قَسَلَ اَلْیَاسٰنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾۔ یعنی جو لوگ راہ خدا میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں اُن کے خرچ کی مثال اس دانہ کی طرح ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوں ہر بالی سے سو دانے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے اس سے بھی کہیں زیادہ عطا فرما بیگا۔ رب تعالیٰ کی دین ہمارے خیال سے وراہ ہے اسے روکنے والا کون ہے۔

یہ حدیث صبح قادری کی اصل ہے سلسلہ قادریہ میں روزانہ صبح شام **سُبْحَانَ اللّٰهِ** سمرجہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** سمرجہ **لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ** سمرجہ **اللّٰهُ اَكْبَرُ** سمرجہ پڑھا جاتا ہے یہ وظیفہ اس حدیث سے لیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ فقرائے مہاجرین جمع ہو کر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ

یہ مال دار سارے بلند درجے لے اڑے اور ہمیشہ کی رہنے والی نعمت انھیں کے حصہ میں آگئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیوں؟ عرض کیا کہ نماز روزہ میں تو یہ ہمارے شریک کہ ہم بھی کرتے ہیں یہ بھی۔ اور مال دار ہونے کی وجہ سے یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے سے پہلوں کو پکڑ لو اور بعد والوں سے بھی آگے بڑھے رہو اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک ان ہی اعمال کو نہ کر لے۔۔۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ضرور بتا دیجیے۔ ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد **سُبْحَانَ اللَّهِ** **الْحَمْدُ لِلَّهِ** **اللَّهُ أَكْبَرُ** ۳۳-۳۳ اور ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو اور ان حضرات نے شروع کر دیا مگر اس زمانہ کے مال دار بھی اسی صونہ کے تھے انھوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا تو فقراء دو بارہ حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سُن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اس کو کون روک سکتا ہے۔ (مسلم بخاری شریف)

سیدنا نوح علیہ السلام کی وصیت : حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اور اس خیال سے کہ بھول نہ جاؤ نہایت مختصر کہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ جن دو کاموں کے کرنے کی وصیت کرتا ہوں وہ دونوں ایسے ہیں کہ اللہ جل جلالہ ان سے نہایت خوش ہوتا ہے ان دونوں کاموں کی اللہ تعالیٰ کے یہاں رسائی (اور مقبولیت) بھی بہت زیادہ ہے ان دو میں سے ایک **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ہے کہ اگر تمام آسمان ایک حلقہ ہو جائیں تو بھی یہ پاک کلمہ ان کو توڑ کر آسمان پر جائے بغیر نہ رہے اور اگر تمام آسمان وزمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے میں یہ پاک کلمہ ہو جب بھی وہی پلڑا جھک جائے گا۔ اور دوسرا کام جو کرتا ہے وہ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** کا

پڑھتا ہے کہ یہ کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے تمام مخلوق کو روزی دی جاتی ہے کوئی بھی چیز مخلوق میں ایسی نہیں جو اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ ان کا کلام سمجھتے نہیں ہو اور جن دو چیزوں سے منع کرتا ہوں وہ شرک اور تکبر ہے کہ ان دونوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے حجاب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نیک مخلوق سے حجاب ہو جاتا ہے۔

تسبیحات سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

شہزادی کو یمن خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے مقدس ہاتھوں سے محنت و مشقت سے گھر کے سارے کام خود انجام دیتی تھیں۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مشورہ دیا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ باندیاں اور غلام آئے ہیں حضور رحمتہ للعالمین ﷺ سے ایک باندی مانگ لیں کام میں آسانی اور سہولت ہوگی۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور رحمتہ للعالمین ﷺ کی خدمت پر برکت میں معروضہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ کی نعت جگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) گھر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے خود کرتی ہیں پھلی جنتی ہیں پانی مشکیزہ میں بھر کے وزن اٹھا کر اٹاتی ہیں ہاتھوں میں گئے پڑ گئے ہیں سینے پر رسی کے نشان بن گئے جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک باندی آپ کی شہزادی نعت جگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کے لئے مل جائے تو کام میں آسانی اور سہولت ہوگی۔ سرکار رسالت حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اللہ عزوجل سے ڈرتی رہو ورنہ ان کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کے کام بھی اپنے ہاتھوں ہی کرتی رہو اور جب تک کہ سونے کا ارادہ ہو تو **سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳** مرتبہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳** مرتبہ اور **اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳** مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لئے باندی سے بہتر ہے۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی۔ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے راضی ہوں۔ (ابوداؤد)

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا کردہ یہی وظیفہ نمازوں کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے جو تسبیحات پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کے پڑھنے سے تھکن دور ہونے کے ساتھ ساتھ کام کاج کرنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے اور فرماتے ہیں یہ عمل مجرب ہے (یعنی تجربہ سے ثابت ہے)

اللہ تعالیٰ کا ذکر سننے والوں کی بھی بخشش ہوگی

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے راستوں میں ذکر اللہ کرنے والوں کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں پھر جب کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقعد کی طرف آؤ چنانچہ وہ فرشتے ان ذکرین کو اپنے ہنروں میں ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ تو عظیم و خیر ہے مگر ان سے پوچھتا ہے کہ میرے وہ بندے کیا کہتے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ تیری تسبیح و تہلیل و تہلیل و تہلیل بزرگی بیان کر رہے تھے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں تیری قسم انھوں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت عبادت کریں اور تیری بہت بڑائی بولیں اور تیری بہت ہی تسبیح کریں یسبحونک ویکبرونک ویمجدونک ویمجدونک۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے وہ مانگتے کیا تھے؟ عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں یا رب تیری قسم نہیں دیکھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت دیکھ لیں تو کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ جنت دیکھ لیں تو اس کے بہت خلیں اور بہت طلبگار اور اس میں بہت راغب ہو جائیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں آگ سے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کیا انھوں نے آگ دیکھی ہے۔ عرض کرتے ہیں یا رب تیری قسم نہیں دیکھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے

اگر وہ لوگ دیکھ لیں تو کیا ہو؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ لوگ دیکھ لیں تو اس سے بہت بھاگیں! اس سے بہت ڈریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اُن سب کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ اُن میں فلاں بھی تھا جو ذکر کرنے والوں میں سے نہ تھا وہ تو کسی کام کے لئے آیا تھا اور وہاں بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذاکرین ایسے ہمیشہ ہیں کہ اُن کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (بخاری شریف)

مجلس والوں کو تو ذکر کی وجہ سے بخش دیا اور اس گزرنے والے کو اُن اچھوں کی صحبت کی برکت سے بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ (التوبہ/ ۱۱۸) اے ایمان والو! تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو (اللہ سے ڈرو) اور سچوں کے ساتھ رہو۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے۔ صحابہ کرام سارے جہان کے اولیاء سے اس لئے افضل ہیں کہ وہ سید المرسلین سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں۔ اولیاء کی صحبت کی برکت سے اصحاب کہف کا کتا بھی بہتر ہو گیا۔

مرقات نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کرو! اگر نہ ہو سکے تو اللہ کے پاس رہنے والوں کی صحبت کرو۔ حضرت علامہ ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان ہی کیا ہے جس کی طبیعت شریعت اسلامی کی پابند نہ ہو۔۔۔ یہ نعمت بجز اولیاء کا ملین کی صحبت کے نصیب نہیں ہو سکتی۔ مقبول بندے کی نگاہ ایک آن میں زنگ آلود دل کو صاف کر کے اس پر صیقل کر دیتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نظر سے برسوں کے مجرم جاوید مومن صحابی صابر اور شہید ہو گئے۔ حضور نبوت اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی ایک نظر سے چور قطب ہو گئے اس لئے صوفیاء فرماتے ہیں:

ایک زمانہ صحبت با اولیاء	بہتر از صد سالہ طاعت ہے یا
ایک زمانہ صحبت با انبیاء	بہتر از ہزار سالہ طاعت ہے یا
ایک زمانہ صحبت با مصطفیٰ	بہتر از کل سالہ طاعت ہے یا

جنت کے درختوں پر تسبیح :

روایت ہے حضرت امین مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شب معراج میں ہماری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انھوں نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو میرا سلام فرمادیں اور انھیں بتادیں کہ جنت کی زمین بہت زرخیز ہے وہاں کا پانی بہت شیریں ہے جنت میں سفید زمین بہت ہے وہاں کے درخت یہ کھاتے ادا کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہے اسی کی تعریف ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (ترمذی)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے خصوصی ملاقات چھٹے آسمان پر ہوئی اور یہ گفتگو وہاں ہوئی۔ عمومی ملاقات تو سارے انبیاء سے بیت المقدس میں ہو چکی تھی۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بعد وفات میں ایک دوسرے سے بھی ملتے ہیں اور زندہ مقبول بندوں سے بھی دوسرے یہ کہ وہ حضرات زندوں کا سلام سنتے بھی ہیں اور انھیں سلام کہلاتے بھی ہیں تیسرے یہ کہ وفات یافتہ بندوں کو اور جو ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں ان کو بھی سلام کہلوانا جائز ہے جب کہ اُن کو پہنچ سکے۔ ابراہیم علیہ السلام نے قیامت تک کے مسلمانوں کو سلام کہلوانا جو حضور ﷺ کے ذریعہ ہم لوگوں تک پہنچ گیا۔ سلطان العارفين بايزيد بطلاني رحمۃ اللہ علیہ خرقان پینچے تو لوگوں کو خبر دی کہ اس سرزمین میں سو برس کے بعد خواجہ ابو الحسن خرقانی پیدا ہوں گے جو انھیں پائے میرا سلام پہنچائے۔ صحابہ کرام قریب الوفاات صحابہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارا سلام عرض کرنا چوتھے یہ کہ ہمیں بھی چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا کریں کہ سلام کا جواب دینا ضروری ہے۔

جنت کی بعض زمین درختوں سے بھری ہوئی ہے اور وہ درخت پھلوں سے لدے ہوئے ہیں

اسی حصہ میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رکھا گیا تھا اور بعض زمین سفید ہے جس میں تمھارے
وہیلوں و اعمال سے درخت لگیں گے جب تم یہاں آؤ گے تو دونوں جسم کے بائ پاؤ گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا **سُبْحَانَ اللَّهِ**
ساری مخلوق کی عبادت ہے اور **الْحَمْدُ لِلَّهِ** کلمہ شکر ہے اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اخلاص کا کلمہ ہے
اور **اللَّهُ أَكْبَرُ** آسمان و زمین کے درمیان کی فضا بھر دیتا ہے اور جب بندہ کہتا **لَا حَوْلَ وَلَا**
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ مطیع ہو گیا اور اپنے کو میرے سپرد کر دیا۔

رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التي انعمت عليّ وعلى والديّ وان اعمل صالحا ترضه
واصلح لي في ذريتي اني تبت اليك واني من المسلمين۔ سبحانك اللهم وبحمدك ليلا
ونهارا سرا وجهارا۔ والصلوٰۃ والسلام علىٰ نور عرشك وعروس ملكتك كثيرا كثيرا۔

صفحات : ۶۰۰ قیمت : ۱۲۰
ملکت انگریز علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

سستی بہشتی زیور اشرفی

شادی کا بہترین تحفہ

خواتین اسلام کے لئے انمول تحفہ عورتوں کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
خواتین کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح عقائد
اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ
کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہنما کتاب
مشکل الفاظ اور فقہی اصطلاحات کے لئے انگریزی کی استعمال
گلدستہ خواتین جس میں جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے
زندگی و زندگی کے خصوصی مسائل کا خزانہ

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ پورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

صلوٰۃ التسبیح

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا ہے۔ نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے)۔ یہ تسبیحات نہایت ہی اہم اور دین و دنیا میں کارآمد اور مفید ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کے اہتمام اور فضیلت کی وجہ سے ایک خاص نماز کی ترغیب بھی فرمائی ہے جو صلوٰۃ التسبیح (تسبیح کی نماز) کے نام سے مشہور ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یہی کلمات صلوٰۃ التسبیح میں ۳۰۰ مرتبہ پڑھے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور گناہوں و خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت موسم خزاں میں اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے یہ کلمات بخت کے خزانوں میں سے ہیں۔

جو شخص ان کلمات کو پڑھتا ہے تو ان کلمات پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے اور ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کے حضور حمد و ثناء کے تحفہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جس شخص نے ان کو پابندی کے ساتھ پڑھا اس نے اپنے ہاتھ خیر و برکت سے بھر لئے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے سے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور میں بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔
الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنے سے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور میں بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور میں بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

اللَّهُ لَكُنْزٌ كُنْزٌ سے تیس بیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس بُرائیاں منادی جاتی ہیں۔
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ صدق دل سے کہنے سے تیس بیکیاں لکھی جاتی ہے اور تیس
 بُرائیاں منائی جاتی ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا
 میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں 'دس نعتیں نہ دے دوں 'دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی
 دس باتیں نہ بتا دوں) کہ جب آپ اُن پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے
 پرانے 'نئے' قصداً سہواً 'چھوٹے' بڑے 'پاشیدہ' علائقہ کے سب گناہ معاف فرما
 دے۔ اس کے بعد صلوٰۃ التیمم کی ترکیب تعلیم فرمائی 'اور فرمایا کہ اس نماز کے پڑھنے
 والے کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نماز کو
 روزانہ پڑھو اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ ایک مرتبہ 'اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں
 ایک مرتبہ 'اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک مرتبہ 'اور اگر سال میں ایک مرتبہ بھی نہ
 ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھو۔ اس نفل نماز کا ثواب بے انتہاء ہے اور بے شمار دینی و
 دنیوی برکات کے حصول کا سبب ہے۔ (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ بیہقی)

حضور نبی کریم ﷺ نے نہایت اہتمام اور شفقت سے اس نماز کی تعلیم فرمائی ہے۔
 حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بہت سے علماء سے اس نماز کی فضیلت نقل کی
 گئی ہے۔ علمائے اُمت 'محدثین' فقہاء 'صوفیہ' ہر زمانہ میں اس کا اہتمام فرماتے رہے ہیں۔
 امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تبع تابعین کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک مقتدا
 حضرات اس پر مداومت کرتے اور لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جن میں حضرت عبداللہ بن
 مبارک رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستادوں کے اُستاد ہیں
 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے
 حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو معتد تا بھی ہیں اس نماز کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

روزانہ جب ظہر کی اذان ہوتی تو مسجد میں جاتے اور جماعت کے وقت تک اس کو پڑھ لیا کرتے۔ حضرت عبدالعزیز امی رواد رضی اللہ عنہ جو حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کے بھی استاد ہیں بڑے عابد زاہد متقی لوگوں میں ہیں کہتے ہیں کہ جو جنت کا ارادہ کرے اس کو ضروری ہے کہ صلوٰۃ التبیح کو مضبوط پکڑے۔ حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے زاہد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کے لئے صلوٰۃ التبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ علامہ تقی سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر جمعہ کو صلوٰۃ التبیح پڑھا کرتے تھے۔

شب معراج شب برأت شب قدر یوم عرفہ یوم عاشورہ اور دیگر مقدس راتوں میں صلوٰۃ التبیح کا پڑھنا یقیناً فائدہ مند ہوگا۔

صلوٰۃ التبیح پڑھنے کا طریقہ :

چار رکعت صلوٰۃ التبیح کی نیت باندھ کر تکبیر تحریمہ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہے اور ثناء پڑھے پھر پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھیں پھر تَعُوذُ تسمیہ سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار بھی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار تسبیح کہے اور رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِقْنِ حَوْدَہ اور وَهَبْنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد دس بار تسبیح کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس بار تسبیح کہے پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار تسبیح کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس بار تسبیح پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) بار تسبیح اور چاروں رکعت میں تین سو (۳۰۰) ہوئیں۔ (خیال رہے کہ یہ تسبیح تشہد میں نہیں پڑھی جائے گی) رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد یہ تسبیحات پڑھے (کلام شریعت بہار شریعت)

پہلی رکعت : سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے ۱۵ مرتبہ تسبیح پڑھیں

۱۰ رکوع سے پہلے

۱۰ رکوع میں

۱۰ رکوع سے سُر اٹھانے کے بعد

۱۰ پہلے سجدہ میں

۱۰ پہلے سجدہ و سُر اٹھانے کے بعد

۱۰ دوسرے سجدہ میں

۷۵ پہلی رکعت کی جملہ تسبیحات

۷۵ دوسری رکعت کی جملہ تسبیحات

۷۵ تیسری رکعت کی جملہ تسبیحات

۷۵ چوتھی رکعت کی جملہ تسبیحات

۳۰۰ چار رکعات کی جملہ تسبیحات

مسئلہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے فرمایا۔ سورۃ تَكْوِيْنُ وَالْعَصْرِ 'قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ' قُلْ هُوَ اللَّهُ (انکشاف شریعت)

مسئلہ : اس نماز کا اوقات مکروہہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے پھر دن میں کسی وقت پھر رات کو۔

مسئلہ : ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گئے کہ زبان سے گئے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اگھیوں کو بند کر کے گنتا چاہیے۔

مسئلہ : اگر کسی جگہ صبح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کر لے، البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی صبح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ : اگر سجدہ سہو کسی وجہ سے پیش آ جائے تو اس میں صبح نہیں پڑھنا چاہئے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے وہ پوری ہو چکی ہے ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے اعمال، اخلاص اور عبادات کو قبولیت عطا فرمائے۔
آمین بجاہد سید المرسلین

وَأَجْزُ دَعْوَانَا أَنْ تَخْتَدِلَ إِلَيْهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

مناجات

(امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ)

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
یا الہی جب پڑے محشر میں شور و وار و گیر
یا الہی جب زبائیں باہر آئیں پیاس سے
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
یا الہی نامہ اعمال جب کھٹکنے لگیں
یا الہی جب ہمیں آنکھیں حساب جرم میں
یا الہی جب حساب شدہ بچا زلائے
یا الہی رنج لائیں جب میری چہاکیاں
یا الہی جب چلوں تاریک راہ میں صراط
یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
یا الہی جو دعا کہیں نیک ہم تجھ سے کریں
یا الہی جب رخصا خواب گراں سے سر اٹھائے

جب پڑے مشکل شد مشکل سمٹنا کا ساتھ ہو
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
اُن کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
صاحب کوثر شدہ بخود و عطا کا ساتھ ہو
سید بے سایہ کے ظن بوا کا ساتھ ہو
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
ہشتم گریبان شفیق مَرَحْمۃ کا ساتھ ہو
ان کی چچی چچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
رَبِّ سَلَم کہنے والے غزوہ کا ساتھ ہو
قدسیوں کے لب سے آمین رہنا کا ساتھ ہو
ذولبت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

۳۰/	۱۰۰/	۱۰۰/	۱۰۰/
حیات نو کے عالم	فرش عقی	نغمہ اشرافی	معارف القرآن (نذر آفرین جیل)
۳۰/	۳۰/	۲۰/	۲۰/
	فرش عقی	فرش عقی	رسول اکرم ﷺ کے عرقِ اقدس

[illegible]

۱۰۰۰	شرح اربعہ اہل بیت کی تاریخی و علمی زندگی	۲۰۰	۵۰	۱۰۰	۲۰
۱۰۰۱	تاریخ اسلام	۲۰۱	۵۱	۱۰۱	۲۱
۱۰۰۲	تاریخ اسلام	۲۰۲	۵۲	۱۰۲	۲۲
۱۰۰۳	تاریخ اسلام	۲۰۳	۵۳	۱۰۳	۲۳
۱۰۰۴	تاریخ اسلام	۲۰۴	۵۴	۱۰۴	۲۴
۱۰۰۵	تاریخ اسلام	۲۰۵	۵۵	۱۰۵	۲۵
۱۰۰۶	تاریخ اسلام	۲۰۶	۵۶	۱۰۶	۲۶
۱۰۰۷	تاریخ اسلام	۲۰۷	۵۷	۱۰۷	۲۷
۱۰۰۸	تاریخ اسلام	۲۰۸	۵۸	۱۰۸	۲۸
۱۰۰۹	تاریخ اسلام	۲۰۹	۵۹	۱۰۹	۲۹
۱۰۱۰	تاریخ اسلام	۲۱۰	۶۰	۱۱۰	۳۰
۱۰۱۱	تاریخ اسلام	۲۱۱	۶۱	۱۱۱	۳۱
۱۰۱۲	تاریخ اسلام	۲۱۲	۶۲	۱۱۲	۳۲
۱۰۱۳	تاریخ اسلام	۲۱۳	۶۳	۱۱۳	۳۳
۱۰۱۴	تاریخ اسلام	۲۱۴	۶۴	۱۱۴	۳۴
۱۰۱۵	تاریخ اسلام	۲۱۵	۶۵	۱۱۵	۳۵
۱۰۱۶	تاریخ اسلام	۲۱۶	۶۶	۱۱۶	۳۶
۱۰۱۷	تاریخ اسلام	۲۱۷	۶۷	۱۱۷	۳۷
۱۰۱۸	تاریخ اسلام	۲۱۸	۶۸	۱۱۸	۳۸
۱۰۱۹	تاریخ اسلام	۲۱۹	۶۹	۱۱۹	۳۹
۱۰۲۰	تاریخ اسلام	۲۲۰	۷۰	۱۲۰	۴۰

امیر کشت و خطابت نازی ملت علامہ سید محمد باغی اشرفی جیلانی

۳۰/	سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	۲۰/	شعبہ رب	۲۰/	فہرست و حیات
۲۵/	لائقہ دین	۲۵/	تاجدار رسالت ﷺ	۲۰/	تفاسل درود و سلام

شیادہ الامت حضرت علامہ سید محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمۃ

۱۵/	شیوں کے کیا رد و استجابات	۱۵/	سیدنا امام حسین اور چچہ	۱۵/	سیدنا علی مرتضیٰ اور قتلائے راشدین
-----	---------------------------	-----	-------------------------	-----	------------------------------------

خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

۵۰/	صحیح طریقہ غسل	۱۵/	طریقہ قنہ	۲۵/	عورت کی نماز
۱۵/	مسائل امامت	۲۰/	ادکام بیت	۸/	ہادو کا قرآنی علاج
۱۰/	لماز جنازہ کا طریقہ	۱۵/	قرآنی اور عقیدہ	۸/	آیات شفاء
۲۰/	گناہ رسول کا بھرتہ کب انجام	۱۵/	صحیح طریقہ نماز	۲۰/	صحابہ کرام اور قرآنی خدمات

نوعی و ظاہری: بھرتہ قرآنی و ظاہری اور دماغ کا روحانی خزانہ۔۔۔ زندگی کے اہم ترین مسائل اور نیکوئی کا اصل ذرائع کی تہذیب، مقام حدیث کا مابلی اور اصول نبی کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

اشعار و مضامین سے چمکا رہا: آیات حفاظت، آیات رزق، قرض سے چمکا رہا، ظہر کا قنہ، قوت حافظہ اور احسان میں کامیابی، عیسا نبی کے چمکا رہا قنہ، خدی اور نافرمان اور دکان علاج، نورانی راہیں (نمازیں اور دعائیں)، شادی میں رکاوٹ اور اس کا علاج، آیات شفاء، ہادو کا قرآنی علاج، تھپہ و ٹوئہ، شیطانی دماغ کا قرآنی علاج، تفاسل و رکات اصول و اقوال، قنہ سے علاج، ہم اللہ کے حیرت انگیز فرمانہ 'ہاں' کا علاج، قرآنی علاج، روحانی علاج، خدا اب قبر سے اجات، مقامات میں کامیابی، بڑے بڑے قیادت انگیزہ مانیں، عقیدہ آیت انگریز و آیت کریمہ

الاربعین الاشرافی فی تہذیب الحدیث النبوی ﷺ

شارح: حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد باغی اشرفی جیلانی

مہم دور اس تاجدار اہلسنت و نبی الحکمین شیخ الاسلام و المسلمین حضرت علامہ سید محمد باغی اشرفی جیلانی کے عزم کو بر پار سے نکلی ہوئی سیر حاصل شروحات احادیث کا ایک مجموعہ ہے۔ الاربعین الاشرافی (فی تہذیب الحدیث النبوی ﷺ) مکتوبہ المصاحف کی (۴۰) احادیث مبارکہ کی شروحات پر مشتمل ہے۔ جن احادیث شریفہ کا اس مجموعہ میں انتخاب کیا گیا ہے ان کا تعلق مندرجہ ذیل موضوعات سے ہے۔ ارکانِ خمسہ، ایمان کے درجات، ایمان کی لذت، مسلمان کی تعریف، معیار محبت رسول، زمانے کی حقیقت، حقوق اللہ، حقوق العباد، قرآن، قرآن، قرآن، جہاد، اوامر و نواہی، صدقہ و خیرات، مغفرت، گناہ، صبر و ثواب، دخول جنت وغیرہ۔۔۔ وغیرہ۔۔۔ شروحات کے اس گلدستے میں حدیث، کتابت حدیث اور حجیت حدیث کے تعلق سے دلائل و براہین پر مبنی اہم مضامین اس کتاب میں شامل کر دیے گئے ہیں۔

اسلام کا نظریہ الہ اور مودودی صاحب : دین اور اقامت دین

اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب

حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کی معرکتہ الراء تصانیف

جماعت اسلامی کے بانی ابراہیم مودودی صاحب نے ایک کتاب 'قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں' تالیف کی ہے جس میں اللہ رب عبادت اور دین کو قرآن کی بنیادی اصطلاحیں قرار دیتے ہوئے ان کا ایک اور نیا مفہوم پیش فرمایا ہے۔ تفسیر یا اراسے کی بنیادی غلطی کرتے ہوئے مودودی صاحب نے تحریف قرآنی کے شہقی عقیدہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ حضور شیخ الاسلام کے مندرجہ بالا تینوں کتابوں کے اندر پیش کردہ اعلیٰ معیار 'حقیق' شرح و توضیح کا اچھوتا اور دل پذیر انداز اور مطمئن کر دینے والے طریق استدلال سے جہاں حضرت مصنف کے تجرطم اسلامی علوم کے مختلف شعبوں پر وسیع و عمیق نظر اور سلف سے کامل طور پر علمی و اعتقادی وابستگی کا پتہ چلتا ہے وہیں مودودی صاحب کی اصل حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین پر بے محابا تنقید کرنے والا انسان خود علمی اعتبار سے کتنا کوتاہ و قاصر ہے۔

شیعوں کے گیارہ اعتراضات : صاحب فیما القرآن حضرت علامہ محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ نے رد افض کی طرف سے اُٹھائے گئے گیارہ سوالات کا تحقیقی و انحرافی جواب دیا ہے۔ 'ہدایات' پر ایک معلوماتی کتاب۔

علی مرتضیٰ اور خلفائے راشدین : حضرت محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ نے اسلام کے نظام سیاست پر بحث کی ہے۔ کتاب میں ایسے واقعات بھی ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفائے ثلاثہ کے معتد علیہ مشیر اور ان کی مجلس مشاورت کے رکن رہیں رہے۔ اس کے علاوہ آپ کو اقوال علی سے ایسے نمونے بھی ملیں گے جن سے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دل میں ناعت احترام و عقیدت کا پتہ چلے گا۔

امام حسین اور یزید : حضرت محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ کے قلم کا شاہکار۔۔۔ حامیان یزید کے سامنے یزید کا حقیقی چہرہ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ یزیدی فتنہ کے خلاف مبارک قلمی جہاد۔

خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی کی تصانیف

عورتوں کی نماز: خواتین اسلام کے لئے اصول تھوہ..... نماز کے خصوصی مسائل کا گھدہ ست

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت دونوں جنس کو جسمانی طور پر اس طرح الگ الگ پیدا فرمایا کہ ان کے تعلیقی نظام میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے لہذا یہ کہنا کہ مرد اور عورت میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں ہے یہ خود فطرت کے خلاف ہوا ہے اس لئے کہ یہ تو آنکھوں سے نظر آ رہا ہے کہ مرد عورت میں نمایاں فرق ہے۔ لباس ہال اور وضع قطع میں یکسانیت پیدا کر لینے سے جسمانی نظام کا فرق ختم نہیں ہو جاتا۔ دونوں کی آواز میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ جسمانی فرق کی وجہ سے کھڑے ہونے، جھکے اور بیٹھنے کا انداز بھی مختلف ہو جاتا ہے۔ نماز چونکہ جسمانی عبادت ہے اس لئے عورتوں کے لئے نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی مردوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کتاب میں نہایت سلیس انداز میں نماز کا طریقہ اور مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کو اپنی انفرادیت کی وجہ سے ہندوپاک میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

صحیح طریقہ غسل: طہارت کے بغیر اسلامی شریعت میں کوئی عبادت قابل قبول نہیں

طہارت نصف ایمان ہے..... طہارت اسلامی عبادات کا پہلا درس ہے دنیا کے تمام مذاہب اسلام کے جامع نظام طہارت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں احکام طہارت (استنجاء وضو و تیمم) پانی کے اقسام و احکام، نجاست کے احکام، غسل کی حکمتیں اور فرضیت کے اسباب، حیض و نفاس اور استحاضہ (سے متعلق تقریباً ایک ہزار مسائل کا مفرد مجموعہ کتاب میں طہارت و غسل سے متعلق چوبیس سو و چھ مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے

ملک انجمن اہل علم علامہ محمد نجفی انصاری اشرفی کی تصنیف

شیطان و وساوس کا قرآنی علاج : شیطان کے بارے میں حکم قرآنی، دوسرے کیا ہے؟ اور کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟ انھرے شیطان کا زہر آلود تیروں میں سے ہے غسل خانہ میں پڑھنا پڑھنے سے وساوس کی بیماری ہوتی ہے احتیاء کے مواقع میں شیاطین کا حاضر رہنا رکعت نماز کی گتھی میں شیطان کی تلخ اور اس کا علاج عورت فتنہ شیطان کی مددگار بنائی کے وقت شیطان کا پیٹ میں گھس جاتا ہے، سحر چھینک اور ہتائی شیطان کے اثر سے ہے شیطان و وساوس سے بچنے کا حکم وساوس میں حضور ﷺ کی دعا میں - جن جن بکوت بھگے اور آسپ دور کرنے کے بحرب و خاکف.....

ملک البحر علیہ السلام محمد بنی انصاری اشرفی کی تصانیف

حصول قرب الہی اور روحانی ترقی کے مجرب و تریاق و طائف

شرح اسماء الحسنیٰ (روحانی علاج مع و طائف)

اللہ تعالیٰ کے صفات و افعال بہت ہیں اس لئے اس کے نام بھی بہت ہیں نیز اس کے بندوں کی حاجتیں بھی بہت ہیں کہ بندہ جو حاجت لے کر آئے اسی نام سے اسے پکارے۔ بنار پکارے یا شافعی الامراض۔ گنہگار پکارے یا غفار، بدکار پکارے یا ستار وغیرہ۔ دعا کی قبولیت کے لئے اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ ناموں سے دعا مانگئے۔ یہی سب سے بڑی عبادت ہے اور امید ہے کہ اسی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائے گا۔ مشتملات کتاب : اسم اعظم کی فضیلت۔ و عقیدہ آیت کریمہ۔ اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ عز و جل مع خواص اور فوائد۔ قرآنی سورتوں کے فضائل و برکات۔ دعائے جلیلہ دعائے حاجات، جن بکثرت پہلے نے اور آجیب دور کرنے کا مجرب عمل۔ درود تاج۔ و طائف الاحول والاوقات الا بالہ۔ شیطانی اثرات اور موسوسوں سے محفوظ رہنے کا وظیفہ۔ توپ و استفادہ کے ذریعہ اثرات شیطانی سے حفاظت۔ مناجات

خصائص برکات فضائل کمالات و معارف اسم محمد ﷺ علیہ وسلم

حضور انور ﷺ کا نام مبارک بھی آپ کے ہر وصف کی طرح معجزہ اور رب تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے حضور ﷺ کا نام رب تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا کہ آدم علیہ السلام نے یہ نام عرش کی بلندی پر لکھا پایا نوح علیہ السلام کی کشتی اسی نام کی برکت سے بحال ہوئی، عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانے میں فرمایا اسمہ احمد۔ انبیاء کرام نے حضور ﷺ کے نام کی فضیلت سے دعا کیں کیں۔ محمد، و جس کی تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف، غوثی اور کمال کی ہوتی ہے حضور ﷺ کی ذات تو حسنات کا منبع و مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی ابتدا بھی اپنی حمد سے کی اس لئے کہ اس مادہ حمد سے حمد بنتا ہے اس مادہ حمد سے احمد بنتا ہے اس مادہ حمد سے حامد بنتا ہے اسی مادہ حمد سے محمود بنتا ہے تاکہ جب کوئی ﴿الحمد لله رب العالمین﴾ کہے تو ساتھ ہی خیال محمد بھی آجائے تاکہ حمد کرنے سے مہراج انسانیت کی ابتدا ہو اور نام محمد چ اس کی تکمیل ہو۔